پے در پے قتل کی تین وارداتوں نے ہر شخص کو چونکا دیا۔ سراغرساں کاغذ کے ایک ایسے پُرزے کی تلاش میں تھے جس پر قاتل کا نام لکھا تھا... پُرزہ ہاتھ آیا، تو وہ دم بخود رہ گئے... سراغرسانی کی ایک تحیر خیز کہانی۔

موت کا پروانہ

ریکس سٹاؤٹ

زبیر حسین

پُول نے براؤن اسٹون ہاؤس کے صدر دروازے کی پیشانی پر لگا ہُوا بٹن دبایا جاتا ہے، تو اندر چار جگہ گھنٹی بجنے لگتی ہے۔ کچن میں، دفتر میں، فرٹز کے کمرے میں اور میرے کمرے میں۔ گھنٹی کا جواب کون دے یہ حالات پر منحصر ہے۔ اگر رات کا ایک ڈیڑھ بجا ہو اور میں گھر میں نہ ہوں، تو کوئی بھی گھنٹی کا نوٹس نہیں لیتا تاوقتیکہ گھنٹی مسلسل نہ بجتی رہے۔ ایسی صورت میں فرٹز بادلِ نخواستہ دروازہ ذرا سا کھولتا اور آنے والے کو صبح تشریف لانے کا کہہ کر دوبارہ بند کر دیتا ہے۔ اگر مَیں گھر میں موجود ہوں، تو پہلے کھڑکی کھول کر دیکھتا ہوں کہ باہر کون ہے اور پھر مسئلے سے نبٹتا ہوں۔

یہ سوموار کی شب کا ذکر ہے۔ تھوڑی دیر پہلے میں للی براؤن کے ساتھ فلم دیکھ کر لوٹا تھا اور دفتر میں سیف کا تالا چیک کر کے خواب گاہ میں جانے والا تھا کہ اچانک صدر دروازے کی گھنٹی زور سے چیخی۔ مَیں ہال میں گیا اور کھڑکی کے شیشوں سے باہر جھانکا۔ چبوترے پر پیری ڈیوکس سراسیمہ کھڑا تھا۔

پیری اسٹرین ریسٹورنٹ کا بیرا تھا اور ہوٹل میں ہماری خاطر مدارت میں وہی پیش پیش رہتا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مَیں نے اُسے ہوٹل کے باہر دیکھا اور وہ بھی آدھی رات کے وقت۔ مَیں نے چٹخنی اُتاری اور دروازہ کھول دیا۔

"مجھے مسٹر ڈولف سے ملنا ہے۔" اس نے اندر قدم رکھتے ہی اپنی آمد کا مقصد بیان کر دیا۔

"اس وقت!" میں نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا، "یہ بھی کوئی وقت ہے ملاقات کا؟"

"لیکن یہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔" اس کی آواز میں خوف نمایاں تھا۔

"کس کی زندگی اور موت؟"

"میری"

میں نے آنکھیں پھاڑ کر ہیری کی طرف دیکھا جو ہوٹل کی وردی کے بغیر شاید ہی کبھی نظر آتا تھا۔ عمر پچاس برس سے اوپر تھی، لیکن اس وقت ڈھیلے ڈھالے اوورکوٹ میں کہیں زیادہ بوڑھا لگ رہا تھا۔ بھلا کسی کو اس ادھیڑ عمر اور دھان پان شخص سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے، میں نے دل میں سوچا اور پھر کہا:

"ایسا معاملہ ہے، تو مجھے بتا دو۔" میں نے دروازہ بند کر دیا اور اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ دفتر میں پہنچ کر ہم اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ گئے تو وہ گویا ہوا:

"ایک آدمی میری جان لینے کے درپے ہے۔"

"کون ہے وہ بدبخت؟"

"یہی بات میں مسٹر ڈولف کو بتانے آیا ہوں۔"

"وہ خواب گاہ میں خراٹے لے رہا ہے اور صبح آٹھ بجے سے پہلے کسی صورت بیدار نہیں ہوگا۔ بہتر ہے مجھے بتا دو۔"

"مسٹر آرچی، مجھے معلوم ہے کہ نیرو ڈولف ملک کا عظیم ترین سراغرساں ہے۔ فلیکس نے اس کی بڑی تعریف کی ہے۔ بلاشبہ تم بھی اچھے سراغرساں ہو، لیکن جب کسی شخص کو یقین ہو کہ تھوڑی دیر بعد وہ قتل ہو جائے گا۔ تو پھر" اس کی زبان لڑکھڑا گئی اور ہاتھ پیر کانپنے لگے۔

"تو پھر ساری بات مجھے بتا کیوں نہیں دیتے۔"

"یہ بات میں صرف مسٹر ڈولف کو بتاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے پھر صبح گیارہ بجے تشریف لائیے۔"

"نہیں نہیں، میں ایک منٹ کے لیے بھی باہر نہیں جا سکتا۔" اس نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا اور پھر کچھ سوچ کر بولا، "کیا میں اسی کوچ پر سو جاؤں؟"

میں نے ڈیسک کے پاس پڑی ہوئی کوچ پر نظر ڈالی۔ ہنگامی حالات میں جب رات رات بھر دفتر میں ٹھہرنا پڑتا تھا تو یہ میرے لیے بستر کا کام دیتی تھی۔ دوسری طرف دیوار میں ایک آراستہ پیراستہ غسل خانہ بھی موجود تھا، مگر دفتر میں ہزاروں فائلیں اور دوسری قیمتی دستاویز پڑی تھیں۔ کسی شخص کو رات بھر کیلئے چھوڑ دینا کسی طور مناسب نہ تھا۔

عجیب سی صورت حال تھی۔ بات بتانے پر وہ آمادہ نہ تھا۔ ڈولف کو جگانا کارے دارد تھا۔ اُسے دھکے دے کر زبردستی نکال دیتا، تو اگلے روز کہیں سے اس کی لاش دستیاب ہوتی۔ اب ایک ہی صورت رہ گئی تھی اس کے سونے کا انتظام کر دوں۔

"اچھا تو اوپر کمرے میں چلو۔"

"میں یہیں سو جاؤں گا۔ اس کوچ پر۔"

"نہیں۔ میں تمہیں دفتر میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔" میں نے فیصلہ کن انداز میں کہا، "یا تو اوپر چل کر سو رہو ورنہ باہر کا راستہ لو۔"

"میں باہر ہرگز نہیں جاؤں گا۔ گزشتہ رات ایک کار مجھ پر چڑھ دوڑی تھی اور میں بال بال بچا تھا۔"

"تو پھر میرے ساتھ چلو۔" یہ کہہ کر میں اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھی میرے پیچھے چل پڑا۔ مختلف راہداریوں سے گزرتے اور سیڑھیاں چڑھتے ہوئے ہم جنوبی کمرے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ میں نے قفل کھولا اور اندر جا کر بتی روشن کی۔ ہر شے قرینے سے رکھی تھی۔

"مسٹر ہیری میں معذرت خواہ ہوں، تمہیں اس کمرے میں بند کرنے لگا ہوں۔ تمہیں صبح نو بجے تک اس کمرے میں رہنا ہوگا۔" میں نے ہدایت کی اور اپنے کمرے میں آ کر شب خوابی کا لباس بدلنے لگا۔ اس وقت ایک بج کر سترہ منٹ ہوئے تھے۔ ابھی جوتے اور جرابیں ہی اتاری تھیں کہ ایسا معلوم ہوا جیسے زلزلہ آ گیا ہو۔ ایک خوفناک آواز سے مکان لرز اٹھا۔ آواز جنوبی کمرے کی سمت سے آئی تھی۔ میں ننگے پاؤں اس طرف بھاگا۔ ہال سے گزرتے ہوئے بتی جلا دی۔ جنوبی کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹایا مگر اندر سے کوئی جواب نہ ملا۔ ناچار نیچے آ کر ڈولف کے کمرے پر دستک دی۔ فوراً ہی اس کی آواز آئی۔ میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا اور بتی روشن کر دی۔ ڈولف بستر پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔

"کیا معاملہ ہے؟" اس نے میرے آتے ہی سوال داغ دیا۔

"مجھے بھی کچھ معلوم نہیں۔ ابھی ابھی ایک آدمی کو جنوبی کمرے میں چھوڑ کر آیا تھا، لیکن اب کمرے کا دروازہ اندر سے بند ہے۔ کسی اور راستے سے اندر جا کر دیکھتا ہوں۔" میں اوپر چلا گیا۔ جنوبی کمرے کی تینوں کھڑکیاں

بند تھیں، لیکن [illegible] پتہ چلا کہ ان کے شیشے ٹوٹ کر بکھر چکے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے [illegible] اپنے ہاتھ اندر ڈالا اور کھڑکی کھول دی۔ کمرے میں کودنے سے پہلے میں نے فرش پر نظر ڈالی۔ وہاں شیشے کا کوئی ٹکڑا نظر نہ آیا۔ سب [illegible] سے باہر گرے تھے۔ اندر رونگٹے کھڑے کر دینے والا منظر تھا۔ ہیری فرش پر چت پڑا تھا، مگر اس کا چہرہ غائب تھا۔ اسی لمحے دروازے پر تین بار دستک ہوئی۔ میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا اور ڈولف اندر آ گیا۔ اس نے ایک نظر لاش پر ڈالی اور سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا۔ میں نے مختصر الفاظ میں سارا قصہ سنا دیا۔ روداد سن کر ڈولف نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی۔ کمرے میں اشیاء ادھر اُدھر بکھری پڑی تھیں۔ کپڑوں کی الماری کھلی ہوئی تھی اور اس کا ایک پٹ دیوار سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا تھا۔ میز الٹی ہوئی تھی اور اس پر رکھا ہوا لیمپ فرش پر گر کر کرچی کرچی ہو گیا تھا اور دیواروں پر سے جابجا پلستر اُدھڑا ہوا تھا۔ ڈولف نے ایک ایک چیز کا بغور جائزہ لیا اور پھر بولا:

"میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔ پولیس کے آنے اور لاش کے لے جانے تک میرا کمرہ بند رہے گا۔ فرٹز کو ہدایت کر دو کہ جب میرا ناشتہ لے کر آئے، تو کوئی دوسرا شخص نزدیک نہ ہو۔"

فرٹز کو ہدایات دے کر میں نے دوبارہ جنوبی کمرے کا رخ کیا۔ لاش جوں کی توں پڑی تھی۔ حیرت اس بات پر تھی کہ یہ سب کچھ وقوع پذیر کیسے ہوا؟ اچانک ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا اور میں نے جھک کر لاش کے اردگرد بکھرا ہوا پلستر غور سے دیکھنا شروع کیا۔ پلستر کے ساتھ ساتھ کسی نامعلوم دھات کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی بکھرے ہوئے تھے۔ ان میں سب سے بڑا ٹکڑا میرے انگوٹھے کے نصف ناخن کے برابر تھا۔ کافی تلاش و جستجو کے بعد پلستر میں سے ایلومینیم کے بھی چار ٹکڑے مل گئے۔ سب سے بڑا ٹکڑا چوتھائی انچ چوڑا تھا اور اس پر گہرے سبز رنگ میں "ای ڈی آر" کے حروف کندہ تھے۔ ایک چھوٹے ٹکڑے پر "ڈی او" اور تیسرے پر "ڈی یو" کے حروف۔ چوتھے ٹکڑے پر کچھ نہیں لکھا تھا۔ میں نے انہیں وہیں رکھ دیا اور لاش کی طرف متوجہ ہو گیا۔ مقتول ابھی تک اوورکوٹ میں ملبوس تھا، مگر کوٹ کی جیبیں خالی تھیں۔ جیکٹ اور پتلون کی جیبوں میں عام اشیاء، سگریٹ، ماچس، چند ڈالر کی ریزگاری، چابیوں کا گچھا، رومال، ڈرائیونگ لائسنس، کریڈٹ کارڈ اور چند ڈالر کے بل تھے۔ ان میں کوئی چیز بھی ایسی نہ تھی جو قتل کے پس منظر پر کچھ روشنی ڈال سکتی۔ اس کام سے فارغ ہو کر میں نیچے دفتر میں چلا گیا۔ فرٹز کپڑے بدل کر تیار بیٹھا تھا۔ میں نے ٹیلی فون پر پولیس کے ہنگامی مرکز کو اطلاع دے دی۔

صبح کے پونے پانچ بجے سارجنٹ پرلے دفتر میں بیٹھا سراغرساں ڈولف کے گھر میں ہونے والی پُراسرار وارداتِ قتل پر غور کر رہا تھا۔ ڈولف ابھی تک اپنی خواب گاہ سے نہیں نکلا تھا۔ لاش اور اس کے نزدیک سے ملنے والی سب اشیاء لیبارٹری بھجوائی جا چکی تھیں۔ میں نے اپنا تحریری بیان سارجنٹ کے حوالے کر دیا تھا۔ اچانک ایلومینیم کے ٹکڑوں کا خیال آیا اور میں سارجنٹ سے مخاطب ہوا، "میرا خیال ہے کمرے سے ملنے والی اشیاء کے تجزیے سے آپ کے ماہرین جلد ہی ایک نتیجے پر پہنچ جائیں گے۔"

"کس نتیجے پر؟" سارجنٹ نے تعجب سے پوچھا۔

"مقتول کو بم سے ہلاک کیا گیا ہے اور یہ بم اس کی اپنی جیب میں تھا۔"

"لیکن یہ بات آپ نے اپنی رپورٹ میں کیوں نہیں لکھی؟"

"اس کے لکھنے میں ایک صفحہ صرف ہوتا اور میں بہت تھکا ہوا تھا۔ سوچا تمہیں زبانی بتا دوں گا۔ کیا تم نے کبھی ڈان پیڈرو سگار دیکھا ہے؟"

"نہیں تو۔"

"یہ ایلومینیم کی ٹیوبوں میں بند ہوتے ہیں اور ٹیوب پر گہرے سبز اور بڑے الفاظ میں ڈان پیڈرو اور چھوٹے الفاظ میں ہنڈراس لکھا جاتا ہے۔ لاش کے قریب سے ایلومینیم کے جو ٹکڑے آپ کو ملے ہیں ان پر چھوٹے الفاظ میں ڈی او اور ڈی یو اور بڑے الفاظ میں ای ڈی آر لکھا ہے۔ ایلومینیم کے یہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آلۂ قتل کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ واردات کچھ اس طرح کی نظر آتی ہے جب میں ہیری ڈیوکس کو کمرے میں چھوڑ کر چلا گیا تو وہ غالباً چند منٹ بیٹھا یا کمرے میں ٹہلتا رہا۔ پھر اس نے لباس اتار کر سونے کا فیصلہ کیا، چنانچہ اس نے کپڑوں کی الماری کھولی۔ کوٹ اتار کر کھونٹی پر لٹکانے سے پہلے جیبیں ٹٹولی ہوں گی اور کسی جیب میں سے ڈان پیڈرو سگار کی ایلومینیم ٹیوب مل گئی ہوگی۔ وہ حیران ہوا ہوگا کہ یہ کوٹ کی جیب میں کیسے آ گئی۔ پھر اس نے کچھ سوچے سمجھے بغیر ٹیوب کا ڈھکن کھول دیا ہوگا۔ اس وقت ٹیوب اس کے چہرے کے سامنے ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا چہرہ اڑ گیا۔"

سارجنٹ ہمہ تن گوش میری گفتگو سن رہا تھا۔

"تمہارے بیان کے مطابق ایک بج کر چوبیس منٹ پر بم کا دھماکہ ہوا اور

تین منٹ بعد تم مقتول کے کمرے میں پہنچے، لیکن پولیس کو فون پر واردات کی اطلاع دو بج کر گیارہ منٹ پر دی گئی۔ اس تاخیر کا آپ کے پاس کیا جواز ہے؟ ڈسٹرکٹ اٹارنی یہ سوال ضرور پوچھے گا۔"

"میں نے عجلت کی ضرورت نہ سمجھی۔ ظاہر ہے مقتول آلۂ قتل خود ساتھ لایا تھا۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ اگر پولیس واردات کے دو منٹ بعد بھی پہنچتی، تو کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ اب بھی مقتول کے بارے میں مطلوبہ معلومات آپ کو صبح سے پہلے ہاتھ نہیں آئیں گی کہ وہ کہاں سے آیا تھا اور یہاں آنے سے قبل کس سے ملا تھا؟ اسٹرین میں اس وقت رات کے چوکیدار کے سوا اور کوئی نہیں ملے گا اور چوکیدار بھی اس وقت خوابِ خرگوش کے مزے لے رہا ہوگا۔

پونے ایک بجے میں اور وُلف اسٹرین ریسٹورنٹ کی بالائی منزل میں ایک کھڑکی کے قریب میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وُلف کے بائیں طرف ریسٹورنٹ کا مالک فلیکس کھڑا پیری کے متعلق باتیں کر رہا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ یوں تو سبھی لوگ پیری کو جانتے تھے، مگر فلپ کے ساتھ اس کی خصوصی جان پہچان تھی۔ وہ بہت ہی اچھا خدمت گار تھا۔ مجھے تو یقین نہیں آتا کہ آپ کے مکان میں۔۔۔ پھر وہ گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا "اوہ! معاف کیجیے۔ میں ابھی فلپ کو بھیجتا ہوں۔"

تھوڑی دیر بعد سفید ایپرن پہنے اور ٹوپی سر پر اوڑھے فلپ ہمارے روبرو کھڑا تھا۔ وُلف نے اُسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر گویا ہوا: "میرا خیال ہے فلیکس نے تمہیں بتا دیا ہوگا کہ ہم کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں۔"

"جی جناب! پیری اور میں گہرے دوست تھے۔ ہماری ملاقات پیرس میں ہوئی تھی۔ بلاشبہ وہ میرا اچھا دوست تھا، لیکن اسے کس نے ہلاک کیا؟"

"یہی کھوج تو ہم لگا رہے ہیں، ممکن ہے تمہاری فراہم کردہ معلومات سے ہمیں قاتل کا پتہ چلانے میں مدد مل جائے۔ پیری نے مسٹر آرچی کو بتایا تھا کہ کوئی شخص اُسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ کیا اس نے یہ بات تمہیں بھی بتائی تھی؟"

"نہیں"

"اُس نے کبھی تم سے کہا تھا کہ اسے کسی نے دھمکی دی ہے یا اس کی زندگی کو خطرہ لاحق ہے؟"

"نہیں، کبھی نہیں۔"

"کیا اس نے کسی خاص واقعے کا ذکر کیا تھا۔"

"نہیں جناب۔"

"کل دوپہر کے کھانے کے وقت تم نے اس کے رویے میں کوئی تبدیلی محسوس کی؟"

"ہاں جناب۔" فلپ نے چند منٹ سوچنے کے بعد جواب دیا۔ "وہ کچھ پریشان سا تھا۔ میرے پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ اُسے ملے جُلے آرڈر ملے تھے اور سروس میں اس سے چُوک ہو گئی۔ اس کا کہنا تھا کہ ایسی غلطی اس سے قبل کبھی سرزد نہیں ہوئی تھی۔ اُسے اپنے اُوپر بڑا اعتماد اور فخر تھا۔ نجانے ایسا کیوں ہُوا۔ ممکن ہے فلیکس کچھ بتا سکے۔"

"یہاں ریسٹورنٹ میں کسی کے ساتھ اس کی چپقلش تو نہیں تھی؟ کوئی اس سے نفرت تو نہیں کرتا تھا؟"

"نہیں، ہرگز نہیں۔ اس کی کسی کے ساتھ دشمنی نہ تھی۔" فلپ نے نفی میں سر کو جنبش دی۔ "جب سے میں نے اس کے قتل کی خبر سُنی ہے حیران ہوں کہ اسے کس نے قتل کیا ہے؟ اس نے کبھی کسی کو تکلیف نہ دی تھی۔ کوئی اس سے نفرت نہ کرتا تھا۔ کسی کو اس سے خطرہ نہ تھا۔ بڑا سیدھا سادا اور ایماندار شخص تھا۔"

پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد کہنے لگا: "ہاں اس میں ایک خامی ضرور تھی۔ اُسے گھوڑوں کی ریس میں شرط لگانے کا چسکہ تھا۔ اپنی اس خامی کو وہ خود بھی جانتا تھا اور اس سے چھٹکارا پانے کی اس نے کوشش بھی کی تھی۔"

"اس نے کسی سے کچھ اُدھار تو نہیں لیا تھا؟"

"میرے علم میں نہیں۔ اس نے اُدھار لیا ہوتا، تو مجھے ضرور معلوم ہوتا۔ تاہم آپ فلیکس سے پُوچھ سکتے ہیں۔ وہ میرا بہترین دوست تھا۔ پھر بھی اس نے مجھ سے کبھی چھوٹی سی رقم بھی اُدھار نہیں لی۔"

"کیا وہ ریس میں بڑی بڑی رقمیں لگاتا تھا؟"

"مجھے معلوم نہیں، کیونکہ اس موضوع پر بات چیت اُسے پسند نہ تھی۔ البتہ ایک بار اس نے بتایا تھا کہ اس نے دو سو تیس ڈالر جیتے ہیں۔ ایک اور موقعے پر سو ڈالر ہارے۔ مجھے ٹھیک ٹھیک یاد نہیں، تاہم اس نے کبھی ہارنے کا ذکر نہیں کیا۔"

"تم کبھی پیری کے گھر بھی گئے ہو؟"

"ہاں جناب! کئی دفعہ۔ اس کا گھر ویسٹ ففٹی فورتھ اسٹریٹ میں ہے۔"

"بیوی بچوں کے ساتھ وہاں رہتا ہوگا؟"

"نہیں، اس کی بیوی کو مرے آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ ایک بیٹی ہے اور باپ۔ باپ کا پیرس میں شراب خانہ تھا جسے فروخت کر کے وہ پیری کے پاس آ گیا۔ اُس وقت اس کی عمر ستر سال تھی۔ اب اسّی سال کا ہے۔"

"ان کے مکان کا نمبر کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"تین سو اٹھارہ نو اور دس ایونیو کے ساتھ۔"

"بہت بہت شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو۔ ممکن ہے ہمیں پھر تمہاری مدد کی ضرورت پڑے۔" وُلف نے کہا۔

فلپ کے جانے کے بعد وُلف کرسی سے اُٹھتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہُوا۔

"چلو پیری کے باپ سے مل آئیں۔"

نمبر تین سو اٹھارہ زیادہ بُری جگہ نہیں تھی۔ ہر فلیٹ کے سامنے ڈیوڑھی تھی اور اس میں ٹیلی فون موجود تھا۔ میں نے چودھویں فلیٹ کی گھنٹی کا بٹن دبایا جس پر ڈیوکس کے نام کی تختی لگی تھی اور ریسیور کانوں سے لگا لیا۔

"کون ہے؟" کسی خاتون نے پُوچھا۔ اس کا لہجہ فرانسیسی تھا اور خاصا دُرشت۔

"یہ کوئی اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں۔" میں نے دل ہی دل میں کہا۔ پھر خیال آیا شاید وہ پولیس اور صحافیوں کے سوالوں کے جواب دے دے کے تھک گئی ہو۔

"نیرو وُلف اور آرچی گڈوین، ہم پیری کے پُرانے شناسا ہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"کیا آپ فرانسیسی جانتے ہیں؟" خاتون نے استفسار کیا۔

"میں تو نہیں۔ ہاں نیرو وُلف جانتا ہے۔" یہ کہہ کر میں نے ریسیور وُلف کی طرف بڑھا دیا۔ چند منٹ گفتگو ہوتی رہی پھر وُلف نے ریسیور رکھ دیا اور اندر چلنے کا اشارہ کیا۔ میں نے دروازے کو دھکیلا اور وہ ہلکی سی آواز کے ساتھ کھل گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے ادھیڑ عمر کی گول چہرے والی پستہ قد بے حد موٹی خاتون پر نظر پڑی جس نے ایک چھوٹا سا سفید ایپرن باندھ رکھا تھا۔ اس نے وُلف کا کوٹ اور ہیٹ لے لیا اور ہمیں ایک دوسرے کمرے میں پہنچا دیا جہاں بوڑھا ڈیوکس وہیل چیئر پر بیٹھا تھا۔ وُلف نے جاتے ہی اس سے فرانسیسی میں گفتگو شروع کر دی، ان کی بات چیت کا ایک لفظ بھی میری سمجھ میں نہ آیا۔ غالباً بوڑھے کو انگریزی بالکل نہیں آتی تھی۔ آخر بور ہو کر میں کرسی سے اُٹھ کھڑا ہُوا اور گرد و پیش پر طائرانہ نظر ڈالی۔ دائیں طرف شیشے کا ایک دروازہ نظر پڑا۔ میں اسے کھول کر بغلی کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں بہت سے شیلف تھے جن پر سجاوٹ کی عام چیزیں مثلاً ہاتھی دانت اور چینی کی بنی ہوئی شکلیں، سمندری گھونگھے اور لکڑی کا ایک سیب رکھا تھا۔ ایک شیلف پر ٹرافیاں، چاندی کے کپ اور سونے کے میڈل اور چند ربن سجے ہوئے تھے۔ ان پر لیون ڈیوکس کا نام کندہ تھا۔ میں نے کمرے کا بڑی اچھی طرح جائزہ لیا، مگر کام کی کوئی شے نظر نہ پڑی۔ ایک میز پر کسی خاتون کا فوٹو تھا جو غالباً پیری کی ماں تھی۔

معاً دروازے پر ایک خادمہ نمودار ہوئی اور ڈیوکس سے کچھ کہا جس کے جواب میں ڈیوکس نے سر ہلایا۔ وہ غائب ہونے والی تھی کہ میں نے اس سے غسل خانہ استعمال کرنے کی اجازت طلب کی۔ وہ مجھے نیچے ہال میں لے گئی اور غسل خانہ دکھایا۔ واپسی پر ہال میں ایک اور کھلا دروازہ نظر آیا اور میرا پیشہ ورانہ تجسس مجھے اس کے اندر لے گیا۔ کمرے میں بہت سے کتابوں سے بھرے ہُوئے تک شیلف رکھے ہُوئے تھے۔ ان میں ناول تھے اور ادبی کتابیں۔ درمیانی شیلف سب سے زیادہ دلچسپ تھا۔ اس میں انگریزی اور فرانسیسی کی بہترین شاہکار کتابیں رکھی تھیں۔ میں نے ایک کتاب اُٹھائی۔ سرورق پر لیویل ڈیوکس کے دستخط ثبت تھے۔ ابھی میں نے دو چار صفحے ہی اُلٹے تھے کہ پیچھے سے ایک آواز آئی:

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟"

میں نے گھوم کر دیکھا۔ وہی خادمہ جس سے میں نے غسل خانے کا راستہ پوچھا تھا، بے حس و حرکت کھڑی مجھے گھور رہی تھی۔

"کیا یہ کتابیں پیری کی ہیں؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں، یہ اس کی بیٹی مس لیوسل کی ہیں۔ اُسے اپنے کمرے میں کسی اجنبی کی موجودگی پسند نہیں اور نہ یہ پسند ہے کہ کوئی اُس کی کتابوں کو ہاتھ لگائے۔"

"مجھے افسوس ہے مادام۔ میں نے اس کتاب کے سوا کسی چیز کو نہیں چھوا۔"

"تم نے اپنا نام آرچی گڈوین بتایا تھا؟"

"ہاں"

"مجھے مس لیوسل نے تمہارے بارے میں بتایا تھا اور ریڈیو سے بھی تمہارا نام سن چکی ہوں۔ تم ایک سراغرساں ہو۔ ایک پولیس افسر نے مجھے ہدایت کی ہے کہ جب تم یہاں آؤ، تو اُسے خبر کر دوں۔"

"تو کیا اسے اطلاع دے رہی ہو؟"

"کچھ نہیں کہہ سکتی۔ پہلے موسیو ڈوکس سے پوچھوں گی۔"

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ مجھے لیوسل کے کمرے میں تنہا نہیں چھوڑنا چاہتی۔ چنانچہ میں کمرے سے باہر نکل آیا۔ وُلف اور ڈوکس ابھی تک باتوں میں مصروف تھے۔ میں ایک کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور باہر ٹریفک کا نظارہ کرنے لگا۔

ساڑھے چار بجے ہم واپس گھر پہنچ گئے۔ وُلف نے بتایا کہ ڈوکس نے زیادہ تر اِدھر اُدھر کی غیر متعلق باتیں بتائیں۔ پہلے تو وہ کچھ بتانے سے معذوری ظاہر کرتا رہا، لیکن جب اُسے معلوم ہوا کہ ہم پیری کے پرانے جاننے والے ہیں تب کچھ باتیں بتلانے پر راضی ہو گیا۔ اس نے تصدیق کی کہ پیری کو ریس کے گھوڑوں پر شرط لگانے کی عادت تھی، لیکن اس نے کبھی اس سے رقم نہیں مانگی۔ چھ روز ہوئے پیری نے بتایا تھا کہ اسے گزشتہ جمعہ ٹرے میں بل کی رقم کے ساتھ کاغذ کا ایک ٹکڑا ملا تھا جس پر کسی گاہک کا نام درج تھا۔ وہ یہ پرچی گاہک کو واپس کرنے گیا، تو وہ جا چکا تھا۔ چار روز بعد کسی شخص نے اس پرچی کے عوض اسے سو ڈالر ادا کیے۔ مہنگائی کے اس دور میں کاغذ کے محض ایک پرزے کی قیمت سو ڈالر خاصی معنی خیز بات تھی! پھر سوچنے کی بات یہ بھی کہ پیری کو یہ رقم اسی شخص نے ادا کی جو کاغذ کا ٹکڑا بھول گیا تھا یا وہ کوئی اور تھا؟

"اگر یہ وہی آدمی تھا، تو پھر پیری نے اتنے روز انتظار کیوں کیا؟

اس نے کاغذ کا ٹکڑا فلیکس کے حوالے کیوں نہ کر دیا تاکہ وہ اسے بذریعہ ڈاک بھیج دے؟" میں نے گرہ لگائی۔ وُلف نے اثبات میں سر کو جنبش دی اور پھر کلاک پر نظر ڈال کر بولا، "ڈنر کا وقت ہو رہا ہے۔ بعد ازاں آرام کروں گا۔"

اسی روز رات کے دس بجے میں پیری کے کمرے میں کتابوں میں سر کھپا رہا تھا۔ مجھے کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جو کاغذ کی پرچی بھول جانے والے شخص یا اس کے عوض رقم ادا کرنے والے کی شخصیت پر روشنی ڈال سکے۔ زیادہ تر کتابیں "طعام" کے متعلق تھیں۔ ایک دراز سے نوٹ بک ملی جس میں لوگوں کے پتے درج تھے۔ مس لیوسل نے بتایا کہ یہ ان لوگوں کے نام ہیں جو پیری کو بڑی بڑی ٹپ دیتے تھے۔ پیری کی یادداشت بہت کمزور تھی اس لیے وہ نام لکھ لیا کرتا تھا۔ کتابوں کا جائزہ لینے کے دوران پیری کی بیٹی لیوسل سائے کی طرح میرے ساتھ لگی رہی۔ شاید اسے خدشہ تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں کوئی شے نہ اڑا لوں۔ آخری کتاب دیکھنے کے بعد میں نے شیلف میں رکھ دی اور لیوسل کی طرف متوجہ ہوا جو ریڈنگ لیمپ کے دوسری طرف آرام دہ کرسی پر براجمان تھی۔

"پیری نے کبھی تم سے کسی بات کا تذکرہ کیا تھا؟"

"نہیں تو۔"

"کیا خیال ہے تمہارے باپ کا قاتل کون ہو سکتا ہے؟"

"وہ شخص جس نے اسے کاغذ کے ایک ٹکڑے کے عوض سو ڈالر ادا کیے، لیکن جس رُخ پر آپ تفتیش کر رہے ہیں اس طرح کبھی قاتل تک نہیں پہنچ سکتے۔"

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

"میں کیا کہہ سکتی ہوں؟ نیرو وُلف کی طرح کوئی سراغرساں تھوڑی ہوں تاہم اتنا ضرور کہوں گی کہ آپ کے اپنے بیان کے مطابق پیری کی موت بم کے پھٹنے سے ہوئی ہے جو کسی نے اس کی جیب میں رکھ دیا تھا، تو اب معلوم یہ کرنا ہو گا کہ کل وہ کہاں کہاں گیا تھا اور کن لوگوں سے ملا تھا؟"

"درست ہے، لیکن کل جن لوگوں سے پیری ملا اُن میں سے ایک تم بھی تو تھیں۔ میں نے ابھی تم سے آپس کے تعلقات کے بارے میں نہیں پوچھا اور اس کی ضرورت بھی نہیں، کیونکہ ڈسٹرکٹ اٹارنی پہلے ہی پانچ گھنٹے تک تم پر جرح کر چکا ہے۔ آج کل بچوں کے ہاتھوں باپ کا قتل بعید از قیاس نہیں۔ کیا تمہاری نظر میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو تمہارے

باپ کو ختم کرنا چاہتا تھا؟"

"میں کچھ نہیں جانتی۔"

"کیا تمہارے دادا نے نیرو وُلف سے ہونے والی گفتگو کے متعلق کچھ کہا؟"

"نہیں۔ وہ مجھے کوئی بات نہیں بتاتا۔ اس کا خیال ہے عورتوں میں عقل نہیں ہوتی۔"

"پیری نے مجھے بتایا تھا کہ کوئی شخص اسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ ممکن ہے تم سے بھی کہا ہو، کیونکہ اس کی فطرت اپنے باپ سے مختلف تھی۔ تمہارے دادا کا کہنا ہے وہ اکثر تم سے صلاح مشورہ کیا کرتا تھا۔"

"اس نے کبھی مجھ سے مشورہ نہیں لیا۔ کوئی بات کرتا بھی تھا، تو میرا خیال معلوم کرنے کے لیے۔"

میں نے بڑی مغز ماری کی، مگر لیوسل کچھ بتانے پر آمادہ نہ ہوئی اور مجھے ناکام رخصت ہونا پڑا۔

واپس پہنچا، تو وُلف دفتر میں میرا منتظر تھا۔ میں نے لیوسل کے رویّے اور اپنی ناکامی کی داستان مختصر طور پر سُنا دی۔ ابھی ہم باتوں میں مصروف تھے کہ صدر دروازے کی گھنٹی بجی۔ میں نے لپک کر دروازہ کھولا۔ فلیکس اور فلپ باہر کھڑے تھے۔ انہیں اندر لے آیا۔ وُلف نے چھوٹتے ہی پوچھا،

"مسٹر فلپ پھر کچھ یاد آیا۔ پیری نے تم سے کوئی بات کی تھی؟"

فلپ نے کئی بار سر کو جنبش دی، فلیکس کی طرف معنی خیز نظر ڈالی، میری طرف دیکھا اور پھر اس کا چہرہ وُلف کی طرف گھوم گیا۔ "مسٹر وُلف،" اس نے کہا، "میں تنہائی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

وُلف نے اشارہ کیا۔ میں نے فلیکس کو بغلی کمرے میں جا بٹھایا اور واپس آ کر دروازہ اچھی طرح بند کیا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر وُلف! میں نے کہا تھا میں تنہا آپ سے۔ ..." فلپ نے میری موجودگی پر اعتراض کیا۔

"مسٹر آرچی کا ہونا ضروری ہے۔ ممکن ہے تم کوئی ایسی بات کہو کہ فوراً قدم اٹھانا پڑے۔"

"اچھا تو پھر وعدہ کیجیے کہ یہ بات فلیکس سے نہیں کہیں گے۔"

"بلا خوف و خطر کہو۔ بات راز میں رہے گی۔"

"پیری بہت مغرور آدمی تھا مسٹر وُلف۔ اسے اپنی کارکردگی پر بڑا فخر تھا۔ اس کو یہ جنون تھا کہ فلیکس کی نظروں میں ریسٹورنٹ کا بہترین بیرا بن جائے۔ اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ مسٹر فلیکس کو یہ پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ پیری نے کوئی غلط حرکت کی تھی۔"

وُلف نے پورا اطمینان دلایا کہ ناگزیر حالات کے سوا کوئی بات فلیکس کو نہیں بتائی جائے گی۔ اس یقین دہانی کے بعد فلپ نے کہنا شروع کیا، "ایک ہفتہ ہوا پیری نے مجھ سے کہا تھا کہ کوئی شخص ٹرے میں بل کی رقم کے ساتھ کاغذ کا پرزہ بھول گیا ہے۔ کاغذ پر کوئی عبارت تحریر تھی۔ پیری کاغذ گاہک کو واپس کرنے گیا، لیکن وہ جا چکا تھا۔ اس نے کاغذ کا پرزہ فلیکس کے حوالے کرنے کے بجائے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ اس پرزے پر کسی ایسے شخص کا نام اور پتہ درج تھا جسے وہ جانتا تھا۔ وہ خاصا حیران تھا۔ آج صبح جب آپ نے بتایا کہ پیری کے کہنے کے مطابق کوئی شخص اسے قتل کرنا چاہتا تھا، تو میں نے سوچنا شروع کیا اور خیال آیا کہ ہو نہ ہو قاتل وہی شخص ہو سکتا ہے جس کا نام اور پتہ کاغذ کے پرزے پر تحریر تھا، کیونکہ جو شخص کاغذ کا پرزہ ٹرے میں بھول گیا تھا وہ قاتل نہیں ہو سکتا۔ وہ مر چکا ہے۔"

"مر چکا ہے!" وُلف کرسی سے اُچھل پڑا۔

"ہاں جناب،" فلپ نے دُہرایا۔

"لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا؟"

"ریڈیو پر اس کی موت کا اعلان ہو چکا ہے اور میں نے اخبارات

میں بھی پڑھا ہے۔ پیری نے مجھے بتایا تھا کہ کاغذ کا پُرزہ ٹرے میں چھوڑ جانے والا شخص مسٹر ہاردے باسٹ تھا۔ مسٹر باسٹ کو ریسٹورنٹ کے سب بیرے اچھی طرح جانتے تھے، کیونکہ وہ انہیں بھاری ٹپ دیا کرتا تھا۔ ایک بار اس نے پیری کو پانچ سو ڈالر کا بل دیا تھا۔"

نیشنل الیکٹرونکس انڈسٹریز کے صدر مسٹر ہاردے ایچ باسٹ ایک جانی پہچانی شخصیت تھے۔ اس لیے نہیں کہ وہ بیروں کو بھاری ٹپ دیا کرتے تھے، بلکہ اس لیے کہ صرف چار یوم گزرے وہ قتل کر دیے گئے تھے، گزشتہ جمعہ کی شب۔ وُلف پلک جھپکائے بغیر فلپ کو گھور رہا تھا۔ آخر اس نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال ٹھیک ہے۔ قاتل یقیناً وہی شخص ہے جس کا نام کاغذ کے پُرزے پر لکھا تھا۔ اس کا کیا نام تھا؟ پیری نے تمہیں دکھایا ہوگا؟"

"نہیں جناب! اس نے کاغذ مجھے نہیں دکھایا۔"

"تم کہتے ہو کہ پیری کاغذ پر تحریر کردہ نام سے واقف تھا اور اسی لیے متعجب تھا۔ اس نے ضرور تمہیں وہ نام بتایا ہوگا۔ تمہیں بتانا پڑے گا۔"

"نہیں جناب! میں کچھ نہیں جانتا۔"

وُلف میری طرف متوجہ ہوا: "جاؤ فلیکس سے کہہ دو کہ وہ چلا جائے ہم ابھی رات بھر فلپ سے پُوچھ گچھ کریں گے۔"

جونہی میں کُرسی سے اٹھا فلپ بھی کھڑا ہو گیا۔ "میں اب گھر جا رہا ہوں۔ میں نے آپ کو ہر بات بتا دی ہے۔ وہ بھی ریسٹورنٹ کے پُرانے مالک مارکو کے ساتھ آپ کے تعلقات کی بنا پر۔ اب میرے پاس کچھ کہنے کے لیے نہیں ہے۔" اس نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا۔ میں نے وُلف کی طرف دیکھا، اس نے سر ہلا دیا کہ جانے دو۔

جمعہ، ۱۸ اکتوبر کی شب ہاردے باسٹ نے اسٹرمین ریسٹورنٹ کی بالائی منزل کے ایک کمرے میں ڈنر دیا تھا اور اس کے بعد بل کی رقم کے ساتھ کاغذ کا ایک ٹکڑا ٹرے میں بھول گیا تھا۔ ڈنر میں مدعو چھ آدمی تھے، اور قاتل انہی میں سے ایک تھا۔ ان آدمیوں کی فہرست حاصل کرنا ضروری تھا، مگر اس سے پہلے مسٹر باسٹ کے قتل کی خبر کا گہرا مطالعہ لازمی تھا۔ میں نے شیلف میں سے گزشتہ چار روز کے "ٹائمز" اور "گزٹ" نکالے اور ان کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں چھپنے والی خبروں کی تفصیلات کچھ یُوں تھیں:

جمعہ کی رات پچھلے پہر گشتی پولیس کا ایک دستہ دریا کی سمت جانے والی سڑک پر رو ند لگا رہا تھا کہ تراف سے اسٹریٹ میں کھڑی ہوئی ایک ڈاج پر اس کی نظر پڑی۔ قریب جا کر جائزہ لیا، تو اس میں ایک شخص مرا پڑا تھا۔ یہ باسٹ تھا۔ اعشاریہ ۴۵ کی ایک گولی نے اس کا کام تمام کر دیا تھا۔ گولی ٹھیک اس کے قلب پر لگی تھی اور اُسے چیرتی ہُوئی ڈاج کے اگلے دائیں دروازے میں پیوست ہو گئی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ گولی بہت قریب سے چلائی گئی تھی اور گولی چلانے والا یا تو ڈرائیور تھا یا پھر باسٹ خود، لیکن خودکشی کا امکان قابلِ قبول نہ تھا۔ ماہرین نے اسے صاف قتل کی واردات قرار دیا تھا۔

ابھی میں اخبارات کی ورق گردانی میں مصروف تھا کہ وُلف آ گیا اور پھر باسٹ کے قتل کی رپورٹوں پر بحث شروع ہو گئی۔ اسی دوران صدر دروازے کی گھنٹی بجی۔ میں نے جا کر دروازہ کھولا، تو باہر ڈسٹرکٹ اٹارنی کوگن دانیال کھڑا تھا۔

وُلف نے کوگن کی آمد پر کچھ زیادہ گرم جوشی کا اظہار نہ کیا، تاہم کوگن نے اس کی سرد مہری نظر انداز کر دی۔

"کل آپ نے انسپکٹر کرامر سے جو کچھ کہا تھا اس کی بُنیاد پر یہ فیصلہ ہُوا کہ آپ کے لائسنس ضبط کر لیے جائیں، لیکن میں نے اس فیصلے کی مخالفت کی، تاہم اس وقت بھی میری جیب میں آپ دونوں کی گرفتاری کے وارنٹ موجُود ہیں، لیکن میں انہیں استعمال کرنا نہیں چاہتا۔ عدالت سے تعاون کرنا آپ کا فرض ہے، ایک شخص آپ کے گھر میں قتل ہُوا ہے اور آپ پر لازم ہے کہ جو کچھ اس کے بارے میں جانتے ہیں بتا دیں۔ اگر اب بھی تحریری بیان داخل کر دیں، تو آپ کے لائسنس محفوظ رہ سکتے ہیں۔"

وُلف کا اشارہ پا کر میں ٹائپ کی میز پر جا بیٹھا اور وُلف نے مجھے بیان لکھوانا شروع کر دیا۔

ساڑھے گیارہ بجے میں "گزٹ" کے ایڈیٹر لان کوہن کے دفتر پہنچ گیا۔ لنچ کا وقت ہو چکا تھا اور میری توقع کے مطابق وہ کھانا کھاتے ہوئے تنہا مل گیا۔ مجھے دیکھ کر خاصا متعجب ہوا اور تقریباً چیخ اُٹھا: "مسٹر آرچی آپ ابھی تک باہر ہیں؟"

"نہیں، بھگوڑا سمجھیے!" میں نے کُرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔ . . . "میں آپ کے صرف دو تین منٹ لُوں گا۔ مجھے ان چھ افراد کے

نام چاہئیں جنہیں ہاردے باسٹ نے اسٹرمین ریسٹورنٹ میں ڈنر پر اٹھارہ اکتوبر کی شب مدعو کیا تھا۔"

"کیا؟" اس کے جبڑے جو سینڈوچ چبانے میں مصروف تھے، اچانک رُک گئے۔ "باسٹ کا نیرو وُلف کے گھر میں ہونے والے بم کے دھماکے سے کیا تعلق؟"

"ہاں، تعلق ہے، مگر یہ آف دی ریکارڈ بات ہے۔ پیری ڈیوکس نے اس ڈنر میں ویٹر کے فرائض ادا کیے تھے۔ کیا تمہیں معلوم ہے اس ڈنر میں کون کون لوگ مدعو تھے؟"

"نہیں، مجھے کچھ معلوم نہیں، تاہم کوشش کرتا ہُوں۔ شاید ایک آدھ کا نام معلوم ہو جائے۔"

"آپ کب تک یہ کام کر سکتے ہیں؟"

"ممکن ہے ایک روز یا ایک ہفتہ میں ہو جائے۔ ایک گھنٹے میں بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ ڈورمی سے رابطہ قائم ہو سکے۔"

"ڈورمی کون ہے؟" یہ نام میرے لیے بالکل نیا تھا۔

"ہاردے باسٹ کی بیوہ، لیکن یہ اس کا پُرانا نام ہے۔ ان دنوں اس سے ملاقات بہت مشکل ہے۔ اس نے باسٹ کے قتل کے بعد سے خود کو گھر میں مقیّد کر لیا ہے اور کسی سے ملنا پسند نہیں کرتی، حتیٰ کہ ڈسٹرکٹ اٹارنی بھی سعیٔ ناکام کر چُکا ہے۔ ایک لیڈی ڈاکٹر ہر وقت اس کے ساتھ رہتی ہے۔"

میں کوہن کا شکریہ ادا کر کے چلا آیا۔ میری یادداشتوں کے دریچے وا ہونے لگے۔ میں باہر سے آنے والے بے شمار اداکاروں، آرٹسٹوں اور مصوروں سے مِل چُکا تھا، لیکن کبھی ڈورا ملر سے ملنے کا اتّفاق نہ ہُوا تھا۔ یہ گلوکارہ کنساس سے نیویارک آئی تھی اور یہاں کسی آرٹسٹ کے مشورے پر اس نے اپنا نام ڈوریامی رکھ لیا تھا جو لوگوں کی زبان پر رواں ہو کر ڈورمی بن گیا تھا۔ للّی نے مجھے پہلی بار اس کے متعلق بتایا تھا۔ ان دنوں وہ ٹی وی پر کمرشل پروگراموں میں حصّہ لیتی تھی۔

میں نے سیدھا ٹیلی فون بوتھ کا رُخ کیا اور للّی کو فون کیا، وہ گھر پر ہی تھی، چنانچہ میں اس کے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ کچھ دیر ادھر ادھر کی رسمی باتیں ہوتی رہیں اور پھر للّی خود ہی میری غیر متوقع آمد کا مقصد پُوچھ بیٹھی: "مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔ تمہیں وہ کنساس سے آنے والی فنکارہ ڈورمی تو یاد ہے نا۔ شاید مسز ہاردے باسٹ!"

"کیوں نہیں۔ کل ہی میں اس سے ملی ہُوں۔"

میں کرسی سے اُچھل پڑا: "کل!"

"ہاں، کل مسز باسٹ نے سہ پہر کے بعد مجھے اپنے گھر بلایا تھا اور . . ."

وہ کچھ کہتے کہتے یک دم رُک گئی۔ اُس کا مُنہ نیم وا تھا اور یہی حالت میری تھی۔ میں بے صبری سے اس کا جُملہ مکمل ہونے کا منتظر تھا۔ آخر اُس کے لب دوبارہ ہلے: "ہے نا عجیب بات! وہ تمہارے متعلق پُوچھ رہی تھی اور تم اس کے بارے میں پُوچھنے آئے ہو۔ کوئی پُراسرار چکر چل رہا ہے۔" وہ مُسکرائی۔

"میرے متعلق؟ میری تو آج تک اس سے مُلاقات نہیں ہوئی اور نہ وہ مجھ سے ملی۔"

"وہ تمہیں جانتی ہے۔ اس نے نیرو وُلف کے کیسوں سے متعلق تمہاری کتابیں پڑھی ہیں۔"

"گو ہمارا ایک دوسرے کو پُوچھنا محض اتفاق ہے، تاہم میں اتنا کہہ دوں ہاردے باسٹ اور پیری کے قتل کا آپس میں تعلق ہے۔ شاید ڈورمی کچھ بتا سکے۔ اپنے قتل سے ایک ہفتہ پہلے باسٹ نے چھ آدمیوں کو اسٹرمین ریسٹورنٹ میں رات کے کھانے پر مدعو کیا تھا اور ہم ان چھ افراد کے نام جاننا چاہتے ہیں۔ اب تمہارا کام یہ ہے کہ ڈورمی سے کسی طرح ان لوگوں کے نام معلوم کرو۔ ایک شخص کا نام بھی مِل گیا، تو ہمارا کام بن جائے گا۔ میں اسی لیے آیا ہُوں۔"

"کوشش کر کے دیکھتی ہوں۔" للّی نے کہا اور فون کرنے چلی گئی۔ واپس آئی، تو اس کے چہرے پر اعتماد کی جھلک تھی۔

"اس نے ایک آدمی کا نام جیبی بتایا ہے۔ باقی لوگوں کے بارے میں کہتی ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں، کون تھے۔" للّی نے کہا اور اپنے لیٹر پیڈ کا ایک ورق میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ میں للّی کا شکریہ ادا کر کے چلا آیا۔ راستے میں کاغذ کے ٹکڑے پر نظر ڈالی۔ اس پر جیبی کا پُورا نام اور پتہ درج تھا ـــــ

بجمن ایگو انجینئر نیشنل الیکٹرونکس انڈسٹریز۔ قریبی بار میں پہنچا۔ وہاں ٹیلیفون ڈائرکٹری میں بجمن کا پتہ چیک کیا اور ٹیکسی پکڑ کر نیشنل الیکٹرونکس انڈسٹریز کے دفتر جا پہنچا۔ دفتر کی عمارت سہ منزلہ تھی۔ خوش قسمتی سے بجمن اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھا اور فائلوں کے انبار سے نبرد آزما۔ میں نے آج تک اتنا پریشان اور متردد چہرہ نہیں دیکھا۔ یہ کوئی انوکھی بات بھی نہ تھی۔ صرف پانچ روز پہلے اس کی کمپنی کا صدر قتل ہوا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا اور پھٹ پڑا:

"نیرو وُلف کا پیغام؟ یہ کیا مصیبت ہے!"

"پیغام نہیں، صرف ایک سوال کا جواب چاہیے۔ بارہ روز ہوئے

مسٹر ہاروے باسٹ نے اسٹرین ریسٹورنٹ میں ایک ڈنر دیا تھا۔ اس ڈنر میں پیری ڈیوکس نے ویٹر کے فرائض انجام دیے تھے۔ وہی ویٹر جس کے نیرو وُلف کے مکان میں ہلاک ہونے کی خبر آپ پڑھ چکے ہیں۔ پیری نے سوموار کی رات مجھے بتایا تھا کہ ایک شخص اُسے قتل کرنے کے درپے ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ڈنر کے دوران ایک مہمان نے انہیں کاغذ کی سلپ دی تھی جسے انہوں نے اپنے بٹوے میں رکھ لیا۔ کیا یہ سلپ مسٹر باسٹ کو آپ نے دی تھی؟"

"نہیں تو۔"

"کیا آپ نے کسی دوسرے مہمان کو سلپ دیتے دیکھا؟"

"نہیں۔" بجمن کا لہجہ سرد تھا۔

"ہم نے فلیکس سے ڈنر میں مدعو حضرات کے نام پوچھے تھے، لیکن اُسے آپ کے علاوہ کسی کا نام معلوم نہیں۔ وُلف کو ان لوگوں کے نام چاہئیں جو ڈنر میں شریک ہوئے تھے۔ آپ کو یاد تو ہوں گے؟"

"ہاں سب لوگوں کے نام یاد ہیں۔" بجمن نے اچانک گھڑی پر نظر ڈالی اور کہا۔ "اوہ بارہ منٹ گزر گئے۔" اور اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے لپک کر اس کا بازو پکڑ لیا اور کہا: "نام تو بتلاتے جاؤ۔"

وہ دوبارہ دھم سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ کاغذ قلم سنبھالا اور جلدی سے نام گھسیٹ دیے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ تحریر پڑھی نہیں جاسکے گی، لیکن جب اس نے کاغذ مجھے دیا، تو ایک ہی نظر میں میں نے سب نام پڑھ لیے اور وہ یہ تھے:

۱ البرٹ جوڈ (وکیل)

۲ فرانسس ایکرمین (وکیل)

۳ رومن ویلر (ویلر ایسوسی ایٹس انڈسٹریل سیکورٹی)

۴ ارنسٹ ارک ہارٹ (لابی باز)

۵ ویلارڈ ہان (بینکر)

دفتر پہنچ کر سب سے پہلے ناموں کی پانچ کاپیاں تیار کیں۔ انہیں وُلف کے حوالے کیا اور پھر اس کی ہدایت کے مطابق سیول، فریڈ اور آرلے کو فون کیا۔ آدھ گھنٹے بعد وہ تینوں وُلف کے روبرو موجود تھے۔ وُلف نے ساری صورتِ حال بیان کی اور ہر ایک کو کام سونپ دیا۔ سیول کو مسٹر جوڈ (وکیل) کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں۔ فریڈ کے ذمّے مسٹر ویلر کی نگرانی لگائی گئی۔ آرلے کا اکثر اسٹرین ریسٹورنٹ میں آنا جانا رہتا تھا اور وہاں کے اکثر لوگوں کو جانتا تھا، اس کے سپرد یہ کام ہوا کہ وہ اسٹرین جائے اور معلوم کرے کہ پیری اپنا کوٹ اُتار کر کہاں رکھتا تھا اور وقوعہ کے روز شام کے وقت کوئی اجنبی تو وہاں دیکھنے میں نہیں آیا۔ ذمہ داریاں سونپنے کے بعد وُلف نے اعلان کیا کہ وہ اس کیس کی ذاتی طور پر تفتیش کر رہے ہیں، اس لیے صرف مقرّرشدہ معاوضہ ہی ملے گا۔ اگلے روز شام کے سات بجے ابھی ہم دفتر میں مصروفِ کار تھے کہ فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے رسیور اُٹھایا اور کہا: "میں آرچی بول رہا ہوں، وُلف کی رہائش گاہ سے۔"

"مجھے وُلف سے بات کرنی ہے۔ میرا نام رومن ویلر ہے۔" وُلف نے اپنا رسیور اُٹھا لیا۔ میں نے اپنا رسیور بدستور کان سے لگائے رکھا۔ "ہاں میں وُلف بول رہا ہوں۔ کہیے کیا کام ہے آپ کو۔" وُلف نے کہا۔

"میں رومن ویلر ہوں مسٹر وُلف۔ کل بجمن نے آرچی کو میرا نام بتایا تھا۔ اس کی آرچی سے جو باتیں ہوئیں اس نے ہم سب کو بتا دی ہیں۔ اس وقت ہم سب افراد یہاں جمع ہیں۔ کیا آپ نے وہ ساری باتیں پولیس یا ڈسٹرکٹ اٹارنی تک پہنچا دی ہیں؟"

"نہیں۔"

"شکریہ، پہلے تو ہم فرداً فرداً بات کرنا چاہتے تھے، لیکن اب طے ہوا ہے کہ ہم سب آپ سے اکٹھے ملیں۔ رات نو بجے کا وقت کیسا رہے گا؟"

"ہاں، ٹھیک ہے ہم نو بجے آپ کا انتظار کریں گے۔" وُلف نے رسیور رکھ دیا۔

ٹھیک نو بجے سب حضرات دفتر پہنچ گئے۔ ارنسٹ نے ان کی ترجمانی کی اور کہا۔ "مسٹر بجمن نے آرچی کو باسٹ کے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس کے متوقع نتائج سے ہم متوحش ہیں۔ آج صبح سے کچھ لوگ ہمارے بارے میں خفیہ تفتیش میں مصروف ہیں۔ ہمارا خیال ہے یہ لوگ آپ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟"

"ہاں۔" وُلف نے جواب دیا۔

"لیکن ان لوگوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے ہمیں پریشانی لاحق ہے۔ مسٹر آرچی نے بجمن کو بتایا تھا کہ اسٹرین کے ڈنر میں ہم میں سے کسی فرد نے مسٹر باسٹ کو کاغذ کی سلپ دی تھی اور..."

"بالکل غلط۔ اس نے بجمن سے کہا تھا پیری ڈیوکس کا بیان ہے کہ مہمانوں میں سے کسی شخص نے باسٹ کو کاغذ کی سلپ دی تھی اور اس واقعے کے ایک ہفتے بعد باسٹ کو گولی مار دی گئی۔ پیری نے آرچی کو سلپ والی بات بتائی اور صرف دس منٹ بعد اس کا بھی کام تمام ہو گیا۔ اسی لیے ہمارے نزدیک سلپ کا واقعہ بہت اہم ہے۔ مسٹر ارنسٹ کیا آپ نے مسٹر باسٹ کو سلپ دی تھی؟"

"نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ..."

"نہیں، کافی ہے۔" وُلف نے اس کا فقرہ کاٹ دیا اور پھر باری باری دوسروں سے بھی وہی سوال کیا۔ ان سب کا جواب نفی میں تھا۔ وُلف نے اپنا سر کرسی کی پُشت سے ٹکایا، چند ثانیے خاموش رہا اور پھر بولا:

"حضرات، یا تو پیری نے آرچی کو جو کچھ بتایا جھوٹ تھا یا پھر آپ میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے پیری کو جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اب میرا ایک اور سوال ہے۔ کیا آپ میں سے کسی نے دوسرے فرد کو باسٹ کے ہاتھ میں سلپ پکڑاتے دیکھا تھا؟"

"نہیں۔" رومن ویلر نے کہا۔ "یہ بات تو پیری سے پُوچھی جانی چاہیے تھی، کیونکہ یہ سارا کھڑاگ اسی نے کھڑا کیا ہے۔"

"ہاں، پیری سے بات کرنے کا وقت مل جاتا، تو آپ سب کی بجائے صرف ایک شخص کو یہاں آنے کی زحمت اُٹھانی پڑتی۔ بہرحال اب آپ سب کو بے شمار سوالوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مثلاً آپ مسٹر باسٹ کو کب سے جانتے تھے اور آپ کے اس کے ساتھ کیسے تعلقات تھے؟ اس نے نکسن کے ٹیپ ریکارڈروں کے ناجائز استعمال کے بارے میں بحث کے لیے جو میٹنگ بُلائی تھی، آپ اس میں کیوں شریک ہوئے تھے؟ کیا آپ کو علم ہے کہ مسٹر باسٹ کا خیال تھا کہ نکسن نے کچھ ٹیپ ضائع کر دیے تھے؟ کیا آپ واٹر گیٹ میں کسی حیثیت میں ملوّث رہے ہیں؟ یا کیا واٹر گیٹ میں ملوّث کسی فرد سے آپ کے روابط رہے ہیں؟ گزشتہ جمعہ ۶ بجے شب سے دو بجے صبح تک آپ کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے؟ وغیرہ وغیرہ مجھے نہیں تو پولیس یا ڈسٹرکٹ اٹارنی کو ان سوالوں کا جواب دینا پڑے گا۔ انتخاب آپ کے اختیار میں ہے۔"

"بس اتنا ہی کافی ہے مسٹر وُلف۔" ویلارڈ ہان نے نرم اور مدھم آواز میں کہنا شروع کیا۔ "میں نیویارک کے چوتھے سب سے بڑے بنک کا وائس پریذیڈنٹ ہوں۔ میں سب کی طرف سے آپ کو ایک لاکھ ڈالر ادا کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔ لیکن یہ سب کچھ زبانی ہو گا تحریری نہیں۔"

"مسٹر ہان، یہ کوئی معقول پیش کش نہیں۔ اگر یہ میری خدمات کا معاوضہ ہے، تو بہت زیادہ ہے اور اگر رشوت ہے تو بہت کم۔"

"یہ خدمت کا معاوضہ ہو گا، لیکن آپ کیسے کہتے ہیں کہ بہت زیادہ ہے۔ آپ کے قول کے مطابق ہمیں قتل کے ایک کیس میں ملوّث کیا جا رہا ہے اور اس طرح ہماری شہرت داغ دار ہو گی۔ میں ہاروے باسٹ کو بیس برس سے جانتا ہوں، وہ ہمارے بنک کا بہت اچھا گاہک تھا۔ بجمن کا کہنا ہے اسے نکسن اور اس کے ٹیپ ریکارڈرز کے بارے میں وہم لاحق تھا، لیکن جب مجھے اس کے مرنے کا پتہ چلا، تو میرا دھیان سب سے پہلے اس کی بیوی کی طرف گیا۔ اس کے بارے میں وہ شبہات میں مبتلا تھا۔"

"تمہارا بُرا ہو ہان۔" بجمن نے سخت لہجے میں کہا۔ "اب تم اس کی بیوہ کو بھی بیچ میں گھسیٹ لائے ہو۔" لیکن ہان نے اس کی طرف کوئی توجّہ نہ دی اور اپنی بات جاری رکھی۔ "اگر ہم میں سے کسی نے باسٹ کو کاغذ کی سلپ دی، تو اس کا تعلق نکسن یا اس کے ٹیپ ریکارڈرز سے نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس وقت زیرِ بحث موضوع ہی نکسن اور اس کے ٹیپ تھے اور بات زبانی بھی کہی جا سکتی تھی۔ کاغذ کی سلپ کی کیا ضرورت تھی؟ تم اس کا تعلق باسٹ کے قتل سے جوڑتے ہو، لیکن مجھے اس کا پتہ پہلی بار بجمن سے چلا جب اُسے آرچی نے بتایا۔"

"مسٹر وُلف آپ جو سوالات پُوچھنا چاہتے ہیں پُوچھ لیں۔" رومن ویلارڈ نے کہا۔

"نہیں اس میں بہت وقت لگے گا۔ میں باری باری تنہائی میں آپ سے بات کروں گا۔"

"لیکن تم مجھے تنہا نہیں مل سکتے۔" واشنگٹن کا قانون دان ایکرمین بول پڑا۔ "آپ قتل کے ایک بلکہ دو کیسوں میں ہم سے خفیہ پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ میں قتل کی کسی تفتیش میں ملوّث ہونا پسند نہیں کرتا اور نہ کوئی دوسرا یہ بات پسند کرے گا۔ میں کوئی مُجرم نہیں ہُوں، لیکن جس طرح آپ تفتیش کر رہے ہیں، اس طرح میں مجرم بن جاتا ہُوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے ہماری گفتگو ٹیپ کرنے کا انتظام کر رکھا ہے، اس لیے جب ڈسٹرکٹ اٹارنی سے میری ملاقات ہو گی، تو میں بتاؤں گا کہ سب کچھ ٹیپ میں موجود ہے اور وہ ...."

"نہیں" ہان نے ٹوکا۔ "تم ڈسٹرکٹ اٹارنی یا کسی اور شخص سے نہیں مِل سکتے۔ اس طرح تو ہم سب تفتیش میں ماخوذ کر لیے جائیں گے۔" ابھی ہان کی بات مکمل نہ ہوئی تھی کہ سب لوگ بیچ میں بول پڑے اور ہر ایک اپنی رائے دینے لگا۔ آخر وُلف نے مداخلت کی:

"پلیز سُنیے۔ مسٹر ایکرمین بار کے ایک معزز ممبر ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی پوزیشن کسی شک و شبہ سے بالا ہے۔ غالباً واٹر گیٹ اسکینڈل نے انہیں بے حد حسّاس بنا دیا ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے چار ممبر بار سے نکالے جا چکے ہیں اور مزید کے نکالے جانے کا امکان ہے۔ اگر ان حالات میں ایکرمین ڈسٹرکٹ اٹارنی سے ملتے ہیں، تو مجھ پر تو کوئی حرف نہیں آئے گا، مگر انہیں بعد میں پچھتانا پڑے گا خواہ وہ مُجرم ہوں یا نہ ہوں۔" تھوڑی دیر کے لیے وُلف رُکا، اس نے کلاک پر نظر ڈالی اور پھر سلسلہ کلام شروع کیا: "دس بج چکے

ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا مَیں فرداً فرداً آپ سے سوالات پوچھوں گا۔ مسٹر ایکرمین! آپ ابھی واشنگٹن جانے کے بجائے یہاں ٹھہر کیوں نہیں جاتے؟"

"نہیں۔ مَیں ہان کی پیش کش پھر دہراتا ہوں۔ ایک لاکھ ڈالر۔" ان میں پھر زور شور سے بحث شروع ہو گئی۔ تینوں فوراً کرسیوں سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کی دیکھا دیکھی ارک ہارٹ بھی کھڑا ہو گیا۔ چاروں ہال کی طرف چل پڑے۔ مَیں بھی ان کے پیچھے لپکا۔ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ ویلر بھی میرے ساتھ آملا۔ پھر وُلف کی آواز گونجی "مَیں آپ حضرات کو فرداً فرداً ٹیلیفون کرکے بلواؤں گا۔" پانچوں افراد باہر نکل گئے، تو مَیں دروازہ بند کرکے واپس دفتر میں آگیا۔

وُلف نے ایکرمین سے سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔

"مجھے معلوم ہُوا ہے کہ آپ بار کے ایک مشہور اور معزز رُکن ہیں۔"

"بلاشبہ مَیں ۲۴ سال سے واشنگٹن میں وکالت کر رہا ہوں۔ اس مُدت میں مجھ پر کوئی الزام نہیں لگا اور نہ بار سے کبھی نکالا گیا ہوں۔"

"تمھیں اس دعوت میں کیوں مدعو کیا گیا؟"

"یہ خاصا پیچیدہ معاملہ ہے۔ البرٹ جوڈ نیشنل الیکٹرونکس کا قانونی منیجر ہے۔ پانچ سال گزرے اسے ٹیکس کے کسی قضیے میں میری خدمات کی ضرورت پڑی۔ پھر اسی کے ذریعے ہاروے باسٹ سے شناسائی ہوئی۔ ہاروے کو کسی اچھے لابی باز کی ضرورت تھی، چنانچہ مَیں نے اُسے ارک ہارٹ سے ملا دیا۔ وہ لابی کرنے میں کمال رکھتا ہے، لیکن آج اس نے مجھے بڑا مایوس کیا ہے۔ مَیں دوسرے تین افراد۔ ہان، ویلر اور ہجمن سے پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ ہجمن کے بارے میں صرف اتنا معلوم تھا کہ وہ کارپوریشن کا وائس پریذیڈنٹ ہے۔"

"اس کا مطلب ہے مسز باسٹ کے متعلق ہان کے ریمارکس کا تمھیں علم نہیں اور ہجمن ——"

"مسٹر وُلف، مَیں پوری ایمان داری سے کہتا ہوں مجھے آج سے پہلے کسی بات کی خبر نہ تھی۔ گزشتہ روز جب جوڈ نے مجھے بُلایا، تو مَیں صبح سویرے بذریعہ طیارہ یہاں پہنچ گیا۔ ہم نے دوپہر کا کھانا اکٹھے کھایا۔ اس نے مجھے بتایا کہ باسٹ کو اپنی بیوی کے بارے میں کوئی وہم تھا۔ اس موضوع پر مزید کچھ جوڈ ہی بتا سکتا ہے۔"

"تمھارے خیال میں باسٹ کو ہکسن اور اس کے ٹیپوں سے کیوں دلچسپی تھی؟"

"چند ماہ گزرے باسٹ اور جوڈ چند پیٹنٹ حاصل کرنے کے لیے واشنگٹن گئے تھے اور وہاں شام کو ایک نشست میں صرف ہکسن اور اس کے ٹیپوں پر بحث ہوتی رہی۔ باسٹ کا خیال تھا کہ الیکٹرانک آلات کے ناجائز اور مجرمانہ استعمال کی وجہ سے الیکٹرانک آلات کے تیار کنندگان کی شہرت کو جو نقصان پہنچا ہے اس کی بنیاد پر ہکسن پر ایک کروڑ ڈالر ہرجانے کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ ہم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ مجھے نہیں معلوم اپنی بیوی کے بارے میں اس کے خیالات کیا تھے۔"

"پھر اس میٹنگ میں کیا فیصلہ ہُوا؟"

"کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ باسٹ نے ویلر کے ذریعے یہ تاثر دینا چاہا کہ کارپوریشن کی انتظامیہ سے حفاظتی مقاصد کے لیے الیکٹرانک آلات کی تنصیب کا معاہدہ اس لیے کھٹائی میں پڑ گیا ہے کہ انتظامیہ کے خیال میں ہکسن نے آلات کی شہرت خراب کر دی ہے۔ اسی طرح اس نے ارک ہارٹ کے ذریعہ یہ کہلوایا کہ عوام الیکٹرانکس سے تعلق رکھنے والے کسی فرد کی بات تک سُننے کے روادار نہیں ہیں۔ اسی طرح ہجمن کے ذریعے یہ انکشاف کرایا کہ الیکٹرانکس کا کام کرنے والے لوگ نوکری چھوڑ کر جا رہے ہیں اور ان کی جگہ پُر کرنے کے لیے کوئی نہیں ملتا۔ اس نے جوڈ اور مجھے یہ پروپیگنڈہ کرنے کا کام سونپا کہ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر فوری اقدام کی ضرورت ہے۔ ہان کے ذمے اس نے کیا کام لگایا وہ خود ہی بتا سکتا ہے۔ غالباً اسے چند لاکھ ڈالر بلا سُود دیے ہوں گے تاکہ وہ ہکسن کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کی پُشت پناہی کر سکے۔"

"جمعہ کی رات چھ بجے شام سے دو بجے صبح تک آپ کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے؟"

"مَیں واشنگٹن میں اپنے گھر میں تھا۔ نو بجے سے آدھی رات تک اپنی بیوی اور دو دوستوں کے ساتھ برج کھیلتا رہا۔ اس کے بعد ہم اپنی خواب گاہ میں چلے گئے۔ صبح نو بجے میری بیوی نے مجھے جگایا اور باسٹ کے قتل کی خبر سُنائی۔ اگلا سوال؟"

وُلف نے کلاک پر نظر ڈالی گیارہ بج کر آٹھ منٹ ہو چکے تھے۔

"معاف کیجیے اب میرے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ جا سکتے ہیں۔" وہ کرسی دھکیل کر اُٹھ کھڑا ہُوا۔

اگلے روز صبح فون پر سیول، ریڈ اور آرلے نے رابطہ قائم کیا۔ انہیں ابھی تک خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ مَیں نے سیول اور فریڈ کو حسبِ سابق جوڈ اور ویلر کی نگرانی جاری رکھنے کی ہدایت کی۔ آرلے کی مُہم مکمل طور پر ناکام رہی تھی۔ بُدھوار کے روز کوئی اجنبی شخص ویٹروں کے کمرے میں جاتے نہیں دیکھا گیا تھا۔ مَیں نے اس کی ڈیوٹی اسٹرلین ریسٹورنٹ کے بجائے ہجمن پر لگا دی۔ فون پر ویلر کے دو

سیکرٹریوں کو مطمئن کرنے کے بعد کہیں جا کر اس سے گفتگو کا موقع ملا۔ کہنے لگا گیارہ بجے آنے کے لیے مجھے دو ملاقاتیں منسوخ کرنا پڑیں گی؛ تاہم وہ ٹھیک گیارہ بجے ہمارے دفتر پہنچ گیا۔ ویلر نے سوالات پُوچھنے کی دعوت دینے کے بجائے مجھے اور وُلف کو انڈسٹریل سیکورٹی میں بھاری مشاہرے پر ملازم رکھنے کی پیشکش کر دی۔ "وُلف کو دس ہزار ڈالر اور مجھے تین ہزار ڈالر ماہوار۔ تمھیں اسی وقت تقرری کا پروانہ لکھ دیتا ہوں۔" اس نے کہا۔

"پیش کش بہت شاندار ہے، لیکن پہلے یہ بتاؤ جمعہ کی رات چھ بجے شام سے دو بجے صبح تک تم کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے؟"

"اس پیشکش کے بعد مجھے آپ سے ایسے سوال کی توقع نہ تھی۔" ویلر نے بجھے ہُوئے لہجے میں جواب دیا۔ . . . "دیکھیے مسٹر وُلف اپنے کاروبار کے سلسلے میں مَیں سوالوں کا جواب نہیں دیا کرتا۔ سب کچھ بھول جائیے۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے ڈسٹرکٹ اٹارنی سے رجوع کرنا پڑے۔ آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟"

"مَیں کچھ نہیں چاہتا مسٹر ویلر، صرف اطمینان چاہتا ہوں۔ باسٹ تم سے یہ کہلوانا چاہتا تھا کہ مسٹر ہکسن کی وجہ سے اب تمھاری خدمات کی مانگ کم ہو گئی ہے۔؟"

"اچھا!" ویلر نے اُٹھتے ہُوئے کہا۔ "مجھے اب بذاتِ خود ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پاس جانا پڑے گا۔" اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہُوا کمرے سے نکل گیا۔

دوپہر کے بعد مَیں نے للی کو فون کیا۔ کہنے لگی "مَیں ابھی ابھی مسز ڈورمی کے ساتھ لنچ کھا کر واپس آئی ہوں۔ وہ آج بھی تمھارے متعلق پُوچھ رہی تھی۔ تمھارے پاس بغیر تار کے کام کرنے والا وہ آلہ ہے جسے الیکٹرانک کہتے ہیں؟"

"نہیں، خدارا کوئی دوسری بات کرو۔ الیکٹرونکس کا سُنتے سُنتے میرے کان پک گئے ہیں۔ ڈورمی میرے متعلق کیا کہتی تھی؟"

"بس یہ پُوچھتی رہی تھی کہ تمھیں اُس شخص کا پتہ چلا کہ نہیں جس نے اس ویٹر کے کوٹ میں بم رکھا تھا۔"

شام کے چھ بجے ہم دفتر میں بیٹھے تھے۔ سب نے اپنی اپنی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ وُلف نے سیول سے کہا: "تم نے بُدھ کے روز مِس لیوسل سے ملنے کی اجازت چاہی تھی۔ ٹھیک ہے مل کر دیکھو وہ کیا کہتی ہے۔ شائد تم جانتے ہو گے وہ نیویارک یونیورسٹی کے کمپیوٹر کے شعبے میں ہے۔"

"میرا خیال ہے مِس لیوسل سے مجھے ملنا چاہیے۔" آرلے نے وُلف کی بات کاٹ دی۔ "سیول کے لیے ہجمن بہتر رہے گا۔"

وُلف نے نفی میں سر ہلایا۔ چند ثانیے سوچ میں ڈوبا رہا۔ پھر کہنے لگا: "تمھیں شاید خبر ہو گی کہ ایکرمین اور ویلر، ڈسٹرکٹ اٹارنی کے پاس جانے کی دھمکی دے چکے ہیں۔ ایسی صورت میں بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ مسٹر کرامر کی توجہ ان چھ آدمیوں پر مرتکز ہو جائے گی اور پھر اُسے پتہ چل جائے گا کہ مَیں نے تمھیں اُن کی نگرانی پر مامور کیا ہے۔ وہ تم سے پُوچھ گچھ کرے گا۔ تمھیں اس صورتِ حال سے نپٹنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔"

مَیں نے گیارہ بجے للی سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ ساڑھے دس بج چکے تھے۔ جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ ریسیور اُٹھایا۔ لان کوہن بول رہا تھا۔

"مَیں صرف ایک سوال پُوچھنا چاہتا ہوں۔"

"اگر جواب صرف ہاں یا نہیں میں چاہتے ہو، تو جلدی پُوچھو۔"

"تم نے مِس لیوسل کو آخری بار کب اور کہاں زندہ دیکھا تھا؟"

"کیا!" مَیں اُچھل پڑا۔

"آدھ گھنٹہ ہُوا ففتھ فورتھ اسٹریٹ کی ایک بغلی گلی میں سے اُس کی لاش ملی ہے۔ اپنے مکان سے صرف چند گز دُور۔ فریلنگ وہیں ہے اور یو۔۔۔"

مَیں نے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا اور وُلف کے کمرے کی طرف لپکا۔

وُلف نے لیوسل کی مَوت کا سُن کر کسی قسم کا تعجب ظاہر نہیں کیا۔ کہنے لگا: "مجھے جلد یا بدیر اس خبر کی توقع تھی۔"

بیرونی دروازے کی گھنٹی بجی۔ چند لمحے بعد انسپکٹر کرامر، وُلف کے سامنے کھڑا کہہ رہا تھا: "باہر کار میں میرا اسٹینو گرافر بیٹھا ہے۔ اگر آپ بیان دینے کے لیے تیار ہیں تو مَیں اُسے اندر بلاؤں؟"

"نہیں۔" وُلف نے بڑی بے نیازی سے جواب دیا۔

"آپ کو علم ہے پیری ڈیوکس کی بیٹی اپنے مکان کے قریب قتل کر دی گئی ہے۔"

"ہاں۔"

"بُوڑھا آدمی کچھ بتانے کو تیار نہیں۔ ہم نے اس کی خادمہ میری گوڈون سے پُوچھ گچھ کی ہے۔ کیا آپ کوئی بیان دیں گے؟"

"نہیں، ہرگز نہیں۔" وُلف کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ کرامر غصّے میں بھرا کمرے سے نکل گیا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد مَیں خطوط ٹائپ کرنے میں مصروف تھا

کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔ اس وقت ایک بج کر بیس منٹ ہُوئے تھے۔ مَیں نے دروازہ کھولا۔ باہر پولیس کے دو باوردی سپاہی کھڑے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں میری اور وُلف کی گرفتاری کے وارنٹ تھے۔

کمرۂ عدالت میں ڈسٹرکٹ اٹارنی نے مجھ پر سوالات کی بھرمار کر دی۔

"تم نے پیری ڈیوکس کے کمرے کی تلاشی کس کی اجازت سے لی اور اس کی بیٹی یوسل کو اپنے ساتھ ٹھہرنے پر کیوں مجبور کیا؟"

"تم نے پولیس کو بیان دیتے وقت کہا تھا۔ پیری کی بتائی ہوئی ایک ایک بات بیان کر دی ہے، اگر تم کاغذ کے پرزے کا قصّہ بالکل ہی گول کر گئے۔ آخر کیوں؟"

"تم کہتے ہو پیری نے تمہیں ڈنر میں مدعو افراد کے نام نہیں بتائے۔ پھر تمہیں بجمن ایگو کا پتہ کیسے چلا؟"

"کیا نیرو وُلف نے پیری کے باپ ڈیوکس سے کہا تھا کہ وہ پولیس کو کوئی بات نہ بتائے؟"

"پولیس کو پیری ڈیوکس کے قتل کی اطلاع دینے سے پہلے اس کی جیب سے کون کون سی چیزیں نکالی تھیں؟"

خدا خدا کر کے ڈسٹرکٹ اٹارنی کے سوالوں سے نجات ملی اور دوبارہ حوالات میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں پہنچتے ہی مَیں بستر پر دراز ہو گیا اور سوچتے سوچتے نیند کی آغوش میں چلا گیا۔ دوپہر کے قریب کسی کے بھاری بھرکم قدموں سے آنکھ کھلی۔

"آرچی، تمہیں نیچے طلب کیا گیا ہے" ایک پولیس کانسٹیبل نے خبر سنائی۔

مَیں کود کر بستر سے اُتر آیا اور کانسٹیبل کے ساتھ چل پڑا۔ گراؤنڈ فلور پر ایک بڑے کمرے میں وُلف کا قانونی مشیر پارکر دو پولیس افسروں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ مجھے آتے دیکھ کر وہ کھڑا ہو گیا اور بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ ایک پولیس افسر نے کاغذ میری طرف بڑھا دیا اور مَیں نے بغیر دیکھے نشان زدہ جگہ پر دستخط کر دیے دوسرے پولیس افسر نے میرا کوٹ اور دوسری اشیاء میرے حوالے کیں اور ہم باہر آ گئے۔ پارکر کی کار میں بیٹھ کر ایک بار میں پہنچے۔ وہاں اس کہانی کی نظروں سے اُوجھل کڑیاں سامنے آ گئیں۔ پارکر نے بتایا: "وُلف اور تم دونوں کو تیس تیس ہزار ڈالر جرمانہ ہوا ہے۔ ڈسٹرکٹ اٹارنی کوگن نے پُورا زور لگایا کہ جرمانے کی رقم پچاس پچاس ہزار کر دی جائے۔ اس کا کہنا تھا تم دونوں نے حصولِ انصاف میں رکاوٹ ڈالنے کی سازش کی ہے، مگر جج کارپ نے اس سے اتفاق نہیں کیا۔"

"وُلف کہاں ہے؟"

"گھر پر۔ ایک گھنٹہ ہوا اُسے چھوڑ کر آیا ہوں۔"

پارکر کے استفسار پر مَیں نے اُسے ہاروے باسٹ، پیری اور اس کی بیٹی کے قتل اور اپنی پوزیشن کے متعلق بتایا۔ پارکر نے انکشاف کیا کہ ہمارے لائسنس مُعطّل کر دیے گئے ہیں، سیول، فریڈ اور آرلے بھی جیل میں ہیں۔ کل تک اُن کی ضمانت بھی ہو جائے گی۔ بار میں ہم کوئی ڈیڑھ گھنٹے باتیں کرتے رہے۔ وہاں سے گھر چلے گئے۔ وُلف کہیں گیا ہوا تھا۔ ڈنر سے تھوڑی دیر پہلے واپس آیا۔ ابھی ہم ڈنر سے فارغ ہُوئے ہی تھے کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔ جا کر دروازہ کھولا، تو ڈیلر، جوڈ، ہان اور بجمن کھڑے تھے۔ مَیں نے اندر جا کر وُلف اطلاع دی کہ ایکرمین اور ارک ہارٹ کے سوا باقی گروہ حاضر ہے۔ مَیں انہیں اندر لے آیا۔ بات چیت جوڈ نے چھیڑی۔

"ہمارے دو ساتھی آج صبح آپ کے پاس آنے کو تیار تھے، لیکن مَیں نے سوچا پہلے کچھ اور حقائق معلوم کر لیے جائیں۔ کوشش کے باوجود ہمیں ابھی تک کوئی اہم بات معلوم نہیں ہو سکی۔ آپ دونوں سب کچھ جانتے ہیں، لیکن ہمیں کچھ نہیں بتاتے۔ یہی حال آپ کے ان آدمیوں کا ہے جو ہماری نگرانی پر مامور ہیں۔ ہم سے بار بار پوچھا جا رہا ہے کس شخص نے ڈنر کے موقع پر باسٹ کو کاغذ کی سلپ دی تھی، اب ایک اور قتل کے بعد یہ بھی استفسار کیا جا رہا ہے کہ ہم لوگ ہفتہ کی صبح کہاں تھے۔ مسٹر وُلف! آخر یہ کیا چکر ہے؟"

"اور یہی بات مَیں پُوچھنا چاہتا ہُوں،" وُلف نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"تمہیں بتانا پڑے گا۔" اب کے بجمن نے اصرار کیا۔

"اچھا تو پھر سنو،" وُلف نے سب پر ایک بھرپور نظر ڈال کر کہا۔ "مجھے خوشی ہے کہ آپ حضرات خود ہی یہاں تشریف لے آئے۔ میرا خیال ہے کہ مسٹر ایکرمین اور مسٹر ارک ہارٹ تفتیش میں شامل ہونا پسند نہیں کرتے، تاہم مَیں انہیں الزام نہیں دوں گا۔ جہاں تک کاغذ کی سلپ کا تعلق ہے یوسل ڈیوکس کو اس کا علم تھا، لیکن اس کا کام تمام کر دیا گیا۔ ممکن ہے بوڑھی خادمہ میری گریس بھی اس بارے میں جانتی ہو۔ آپ کو تفتیش میں ملوّث کرنے پر مجھے افسوس ہے، لیکن یہ ناگزیر تھا۔ ظاہر ہے ہمیں اس شخص کو تلاش کرنا ہے جس نے باسٹ کو ڈنر میں کاغذ کی سلپ دی تھی اور وہ آپ لوگوں میں سے کوئی ایک ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو پریشان کیا جا رہا ہے۔"

دس بجے تک ان حضرات کی وُلف سے زوردار بحث ہوتی رہی۔ پھر وہ بظاہر کچھ مطمئن اور کچھ غیر مطمئن چلے گئے۔ اُن کے جانے کے بعد مَیں نے کوٹ پہنا اور باہر نکل گیا۔ قریبی ٹیلیفون بوتھ سے للی کو فون کیا۔ خوش قسمتی سے وہ گھر پر موجود تھی۔ مَیں نے ٹیکسی پکڑی اور اس کے گھر پہنچ گیا۔ "مجھے ڈورمی کے متعلق دو ایک باتیں پوچھنی ہیں۔" مَیں نے کہا۔

"اب وہ ڈورمی کہلانا پسند نہیں کرتی۔" للی نے ٹوکا۔

"اچھا مسز ڈورا باسٹ سہی۔"

"کیا سوال ہے؟ کہیں میرے جواب سے اُسے نقصان تو نہیں پہنچے گا؟"

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ معاملہ یہ ہے کہ اس کا خاوند قتل ہُوا۔ پھر تمہارا پسندیدہ بیرا اور اس کے بعد اس کی بیٹی۔ اب ہمیں ان سب کے قاتل یا قاتلوں کا کھوج لگانا ہے۔ اگر تم صحیح صحیح بتا دو کہ جب مسز ڈورا نے میرے بارے میں پُوچھا، تو کیا کہا تھا۔ ممکن ہے ہمیں قاتل پکڑنے میں کچھ مدد مل جائے۔"

"جو کچھ اس نے کہا تھا مَیں پہلے ہی بتا چکی ہُوں۔"

"کیا تمہیں اس کے کہے ہُوئے اصل الفاظ یاد ہیں؟"

"میں کوئی ٹیپ ریکارڈ تھوڑی ہُوں۔"

"کیا اس نے نیرو وُلف کا بھی نام لیا تھا؟"

"شاید۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں۔ آخر تم ہر وقت تفتیش ہی میں کیوں لگے رہتے ہو۔ مجھے تمہاری یہ سُراغرسانی بالکل پسند نہیں۔ اس سے تو بہتر ہے کہ بازار میں چھابڑی لگا لو یا ٹرک ڈرائیور بن جاؤ۔" للی کا موڈ بگڑتے دیکھ کر مَیں نے موضوع تبدیل کر دیا۔

بُدھ کے روز صبح ناشتے کے بعد مَیں نے فرٹز سے کہا کہ مَیں ساڑھے دس بجے ایک ذاتی کام سے جا رہا ہُوں۔ فرٹز کو ہدایت کر کے مَیں دفتر میں گیا۔ سیف سے کچھ رقم نکالی اور باہر نکلنے والا تھا کہ دروازے کی گھنٹی بجی۔ دروازہ کھولا، تو اپنی آنکھوں پر اعتبار نہ آیا۔ ڈورمی میرے سامنے کھڑی تھی۔ مَیں نے اس کی بے شمار تصویریں 'گزٹ' اور 'ٹائم' میں دیکھی تھیں، اس لیے پہچاننے میں ذرا دقّت نہیں ہُوئی۔ مَیں نے صبح بخیر کہا، تو وہ بولی "مَیں ڈورا باسٹ ہُوں اور تم آرچی گڈوین ہو نا۔" وہ جلدی سے خود ہی مکان کے اندر داخل ہو گئی۔ مَیں نے اُسے دفتر میں بٹھایا اور سب سے پہلے گھریلو فون پر وُلف کو اس کی غیر متوقع آمد کی خبر دی۔ وہ فوراً بول پڑی: "مَیں نیرو وُلف سے نہیں تم سے ملنے آئی ہُوں۔ مَیں تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتی ہوں۔ تمہاری کتابوں کے ذریعے اور للی راؤن کے واسطے سے۔"

اِسی لمحے وُلف کمرے میں داخل ہُوا اور بغیر کچھ کہے اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ مسز ڈورا نے بلند آواز سے کہا: "مَیں آرچی سے ملنے آئی ہُوں۔"

"مسز باسٹ تمہیں معلوم ہونا چاہیے یہ میرا دفتر ہے۔" وُلف نے حقیقت بیان کی۔

"تو پھر ہم کسی دوسرے کمرے میں چلے جاتے ہیں۔" مسز ڈورا نے نئی راہ نکالی۔

مجھے وُلف کے منصوبے کا کوئی علم نہ تھا۔ ممکن ہے وہ صرف مسز ڈورا کو ایک نظر دیکھنے اور اس کی آواز سُننے کے لیے دفتر آیا ہو۔ وہ اب اُٹھنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ مَیں نے مسز ڈورا سے کہا: "مَیں وُلف کے لیے کام کرتا ہُوں، اس لیے ہمارے درمیان جو گفتگو ہو گی وہ مجھے مِن و عن اُسے بتانا پڑے گی۔"

اس کے چھوٹے سے چہرے پر نگینوں کی طرح سجی ہوئی موٹی موٹی بھوری آنکھیں حیرت سے مجھے تکنے لگیں۔ بالآخر اپنی حیرت پر قابو پا کر وہ گویا ہُوئی: "مجھے اپنے خاوند کے متعلق کچھ پُوچھنا ہے۔ اخبارات اور ٹیلی ویژن سے پتہ چلا ہے کہ اس کے قتل کا اس بیرے اور اس کی بیٹی کے قتل سے گہرا تعلق ہے اور وہ بیرا یہاں قتل ہُوا تھا۔" اُس نے وُلف کی طرف دیکھا: "یہاں تمہارے گھر میں۔"

"ہاں، بلاشبہہ،" وُلف نے جواب دیا۔ "آپ کیا پُوچھنا چاہتی ہیں؟"

"مَیں تو...." وہ کچھ کہتے کہتے رُک گئی اور پھر گلا صاف کر کے بولی: "میرے خاوند کو قتل ہُوئے ہفتہ ہو چلا ہے، مگر پولیس نے ابھی تک مجھے کچھ نہیں بتایا۔ پولیس نے تمہیں گرفتار کیا تھا اُن کا خیال تھا کہ تم اس بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ مَیں بھی اسی لیے تمہارے پاس آئی ہُوں۔"

"پھر تو آپ نے اپنا وقت ضائع کیا ہے مادام۔ مَیں نے پولیس کو کچھ بتانے کے بجائے دو دن اور دو راتیں جیل میں گزارنا منظور کر لیا۔ مَیں صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ قتل کی ان تینوں وارداتوں کا آپس میں تعلق ہے۔ اگر آپ ہمیں کچھ معلومات مُہیّا کر دیں، تو ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔ مَیں وعدہ کرتا ہُوں کہ آپ جو بات بھی کہیں گی پولیس یا کسی فرد کو اس کی بھنک تک نہیں پڑے گی۔"

مسز ڈورا نے آنکھیں پھاڑ کر وُلف کی طرف دیکھا۔ اُس کے لب وا ہُوئے لیکن پھر فوراً ہی دوبارہ سختی سے بھنچ گئے۔ پھر وہ میری طرف مُڑی: "ہم کسی دوسرے کمرے میں نہیں جا سکتے؟" اس کی آنکھوں سے بے بسی اور التجا جھلک رہی تھی۔

مَیں کچھ سوچے سمجھے بغیر اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑا ہُوا "ہاں، کیوں نہیں۔" مَیں نے جواب دیا۔ "میرا کمرہ بالائی منزل میں ہے۔ تمہیں صرف اپنا کوٹ یہاں چھوڑنا پڑے گا۔"

اس نے کسی پس و پیش کے بغیر اپنا سفید فر کا خوب صُورت کوٹ اُتار کر کوچ پر رکھ دیا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر مَیں نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر ہم ریڈنگ ٹیبل کے پاس پڑی ہُوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مَیں نے گفتگو چھیڑی:

ہیئنے مسز ڈورا۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ میں تمہیں وہ کچھ بتا دوں گا جو پولیس کو بھی نہیں معلوم، تو غلطی پر ہو۔ تم نے میری کتابیں اگر واقعی پڑھ رکھی ہیں، تو تمہیں نیر وُلف کا بھی پتہ ہونا چاہیے تھا۔ مس لِلّی نے بتایا تھا کہ تمہیں کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں، پھر تم نے میری کتابیں کیسے پڑھ ڈالیں؟" میری باتیں سُن کر اس کا رویّہ یک دم تبدیل ہو گیا اور آنکھوں سے اجنبیت اور بے یقینی ٹپکنے لگی۔ وہ اچانک اُٹھ کھڑی ہوئی اور بولی: "مجھے تمہارے پاس آنے کا افسوس ہے۔ میں اب چلتی ہوں۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کرنا۔ اوہ، میرا کوٹ تو وہیں ہے۔"

میں نے بھی کرسی چھوڑ دی۔ نیچے آ کر وہ ہال ہی میں رُک گئی اور میں اس کا کوٹ لینے دفتر چلا گیا۔ وُلف وہاں نہیں تھا۔ میں نے اس کے نام ایک رقعہ لکھ کر چھوڑ دیا:

"ن۔ و، میں مسز ڈورا باسٹ کو اس کے گھر چھوڑنے جا رہا ہوں۔ دوپہر کے کھانے پر شاید نہ پہنچ سکوں ——— آر۔ گ"

مکان کے باہر مسز ڈورا کی رولز رائس کھڑی تھی۔ اس کو آتے دیکھ کر شوفر نے دروازہ کھول دیا۔ اس کے بیٹھتے ہی کار روانہ ہو گئی۔ میں پیدل ہی ففتھ ایونیو کی طرف چل دیا۔ ویسٹ ففٹی اسٹریٹ پہنچ کر ۳۱۸ نمبر فلیٹ کی گھنٹی بجائی۔ خاصی دیر بعد مانوس فرانسیسی لہجے میں خادمہ کی آواز آئی "کون ہے؟"

"آرچی گڈوین" میں نے جواب دیا۔ "نیر وُلف نے بھیجا ہے۔ میں مسٹر ڈیوکس کو پریشان نہیں کروں گا۔ صرف تم سے دو منٹ بات کرنی ہے۔"

"مجھ سے، مگر کس لیے۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔"

"کچھ معلوم ہو یا نہیں، بات ضروری ہے۔"

"کیا واقعی تمہیں نیر وُولف نے بھیجا ہے۔"

"ہاں۔"

دروازے کی چٹخنی گرنے کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھلا۔ سامنے وہ حسب معمول سفید ایپرن اور ٹوپی پہنے کھڑی تھی۔ آج پہلے سے بھی کہیں زیادہ چھوٹی اور موٹی لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ مجھے اندر گھسنے نہیں دے گی۔ میں نے اُسے خوشامد سے رام کرنے کا فیصلہ کیا۔

"کیا میں تمہیں میری کے نام سے پکار سکتا ہوں؟"

"ہاں، یہی میرا نام ہے۔"

"اچھا میری، میرا خیال ہے تمہیں صاف گوئی پسند ہے، تو سنو تم نے اس شام مس لیوسل کو میرے ساتھ باتیں کرتے سُنا اور پولیس کو کاغذ کی سلپ اور دوسری چیزوں کے بارے میں بتایا تھا تم نے نیر وُلف اور مسٹر ڈیوکس کی گفتگو بھی سُنی ہوگی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تمہیں دوسروں کی باتیں نہیں سُننی چاہئیں، بلکہ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تمہیں ان کی باتیں معلوم ہیں۔ تم نے مس لیوسل کو مجھ سے یہ کہتے بھی سُنا ہوگا کہ تم اُسے پسند نہیں کرتی۔"

"میں دوسروں کی ایسی باتیں نہیں سُنتی جو مجھے نہ سُننی چاہئیں۔"

"میں یہ نہیں کہہ رہا، لیکن تمہیں یہ تو معلوم ہوگا کہ وہ تمہیں پسند نہیں کرتی تھی۔"

"وہ اب مر چکی ہے۔ کیا آپ مجھے صرف یہی بتلانے آئے ہیں کہ وہ مجھے پسند نہیں کرتی تھی؟"

"نہیں یہ بات نہیں۔" میں نے کوٹ اُتارتے ہوئے کہا: "میرا خیال ہے شاید کوئی ایسی چیز ہاتھ آ جائے جس سے پیری کے قتل کا سُراغ لگانے میں مدد مِل سکے۔ ممکن ہے کاغذ کی سلپ ہی مِل جائے۔ پیری کے کمرے میں تو کوئی شے نہیں مِلی۔ ہو سکتا ہے یہ سلپ مِس لیوسل کے کمرے میں ہو۔"

"لیکن پولیس پہلے ہی اس کمرے کی تلاشی لے چکی ہے۔" وہ کسی طرح تیار ہوتی نظر نہ آتی تھی۔ آخر کار میں نے کاروباری حربہ آزمانے کا فیصلہ کیا۔

"دیکھو میری، تمہیں معلوم ہے کہ ایک شخص نے کاغذ کی سلپ کے عوض پیری کو سو ڈالر دیے تھے۔"

"سو ڈالر؟" اس نے تعجب سے کہا: "مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔"

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ ممکن ہے پیری نے کاغذ کی سلپ کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لی ہو اور یہ نقل کسی طرح لیوسل کے ہاتھ لگ گئی ہو اور اس نے بھی اس کی ایک کاپی بنا لی ہو۔" یہ کہہ کر میں نے ہاتھ جیب میں ڈالا اور سو ڈالر نکال کر اس کی طرف بڑھائے۔

"بہت اچھا، میں سو ڈالر کے عوض لیوسل کا کمرہ دکھانے کو تیار ہوں۔"

اُس کی آنکھوں میں رضامندی کی جھلک تھی، مگر ہاتھ ساکت رہے۔ میں نے خود ہی نوٹ اس کی جیب میں ٹھونس دیے۔

کاغذ کی سلپ چھپانے کے لیے بہترین جگہ کتابیں ہو سکتی تھیں، مگر مجھے اپنے باپ کے کمرے میں کتابوں کی تلاشی لیتے دیکھ کر ممکن ہے اس نے سلپ کہیں اور چھپا دی ہو۔ پھر میری نظر کمرے میں پڑے ہوئے ایک ڈیسک پر پڑی۔ درازوں کو تالا لگا ہوا تھا، لیکن خوش قسمتی سے چابی تالے ہی میں لٹک رہی تھی۔ میں نے سب سے پہلے اُوپر والی دراز کھولی۔ اس میں نوٹ پیپر، لفافے، بل، پنسلیں، پن اور اسی قبیل کی اشیاء رکھی تھیں۔ دوسری دراز مس لیوسل کے نام آئے ہوئے مختلف سائز، شکلوں اور رنگوں کے خطوط سے بھری ہوئی تھی۔ میں ایک لفافے سے رقعہ نکال ہی رہا تھا کہ دروازے کی گھنٹی زور سے بجی۔ میں اُچھل پڑا۔ کہیں کوئی پولیس والا نہ ہو، مگر لیوسل کو مرے چار روز ہو چکے تھے۔ اب پولیس کا یہاں کیا کام تھا۔ اسی لمحے میری

کی آواز سُنائی دی۔ وہ دروازے پر کسی سے گفتگو کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے کے دروازے پر نمودار ہوئی۔

"نیچے ایک آدمی کھڑا ہے۔ اپنا نام سیول پانیر بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ اُسے نیر وُولف نے بھیجا ہے۔ وہ اُوپر آنا چاہتا ہے۔"

"تم نے اُسے بتا دیا ہے کہ میں یہاں ہوں۔"

"ہاں۔"

"میرا خیال ہے نیر وُولف نے اُسے میری مدد کے لیے بھیجا ہے۔ وہ اکثر مجھے بتائے بغیر ایسے اقدام کرتا رہتا ہے۔" یہ کہہ کر میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور سو ڈالر کے مزید نوٹ نکال کر اس کی جیب میں ٹھونس دیے۔ وہ کچھ کہے بغیر کمرے سے نکل گئی۔ چند منٹ بعد سیول کی آواز سنائی دی۔

"کچھ ہاتھ آیا، آرچی؟"

"ابھی کام شروع ہی کہاں کیا تھا کہ تم آ ٹپکے۔" میں نے جواب دیا۔ پھر اپنی جگہ سے اُٹھا اور دروازے سے جھانک کر دیکھا۔ ہال خالی تھا۔ میں نے احتیاط سے دروازہ بند کر دیا۔

دو گھنٹے میں ہم نے کمرے میں موجود ہر شے کو اُلٹ پلٹ کر دیکھ لیا، مگر کوئی کار آمد چیز ہاتھ نہ لگی۔ سیول نے ڈیسک، کرسیاں، بستر، فرش، ڈریسر اور دیوار پر آویزاں تصویریں چھان پھٹک کر دیکھیں اور اب دوبارہ جوتے ٹھونک بجا کر دیکھ رہا تھا۔ دوسری طرف میں شیلف میں پڑی ہوئی کتابوں کی ورق گردانی میں مصروف تھا کہ اچانک سیول کو کوئی خیال آیا اور بول پڑا: "کتابوں کے غلاف بھی کھول کر دیکھے؟" اس کی اس بات نے مجھے چونکا دیا۔ میرا اس طرف دھیان ہی نہیں گیا تھا۔ ایک بار پھر ہم کتابوں میں جُت گئے۔ سیول نے بالائی اور میں نے درمیانی شیلف سے کتابیں نکال کر ان کے غلاف دیکھنا شروع کیے۔ میں نے تیسری کتاب اُٹھائی تھی کہ مطلوبہ شے نظر آ گئی۔ یہ بٹی فریڈن کی FEMININE MYSTIQUE تھی۔ کتاب کی پُشت والے غلاف کا اندرونی حصہ بھی دوسری کتابوں کی مانند گوند کے ذریعے کاغذ سے چپکا ہوا تھا، مگر اس کے درمیان ایک چھوٹا سا اُبھار غلاف کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلا گیا تھا۔ میں نے دھڑکتے دل سے جیب میں سے چاقو نکالا اور بڑی احتیاط سے غلاف کو گوند سے آزاد کیا۔ آخر دس پندرہ منٹ کی جدوجہد کے بعد وہ شے نکال لی جو اُبھار کا باعث بنی ہوئی تھی۔ یہ کاغذ کا ایک پتلا سا ٹکڑا تھا جس پر سیاہی سے لکھا تھا:

آرلے کیتھر

۱۲۷ ای — ۹۴

کاغذ کے پُرزے پر نظر پڑتے ہی سیول نے کہا: "یہ لیوسل کی تحریر معلوم ہوتی ہے۔"

"بلا شبہ، پیری کو کاغذ کا جو پُرزہ ڈنر والے روز مِلا تھا، اس پر بھی یہی کچھ تحریر تھا اور چار روز بعد آرلے نے اس کے عوض پیری کو سو ڈالر ادا کیے تھے۔ چار روز تک کاغذ کا پُرزہ پیری کے پاس رہا اور اس دوران میں کسی وقت لیوسل کے ہاتھ لگ گیا اور اس نے اس کی نقل تیار کر لی اور شاید یہی نقل اس کے قتل کا سبب بن گئی۔ آرلے کیتھر نے یا تو یہ سمجھا کہ اُس کا راز ایک اور شخص کے پاس پہنچ گیا یا پھر لیوسل نے اس سلپ سے کوئی فائدہ اٹھانا چاہا اور آرلے نے اسے قتل کر ڈالا۔" میں نے کاغذ کا پُرزہ احتیاط سے اپنے بریف کیس میں رکھ لیا۔ کمرے کی چیزیں دوبارہ ترتیب سے رکھ دیں۔ پھر میری کے پاس باورچی خانے میں اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمیں مطلوبہ شے نہیں مِل سکی، تاہم یہ کتاب ساتھ لے جا رہے ہیں۔ مِس ڈیوکس مر چکی تھی اور اب کسی کو اس کتاب کی ضرورت نہ تھی، اس لیے اس نے بخوشی اجازت دے دی۔

میرا پروگرام کسی قریبی ٹیلیفون بوتھ سے وُلف کو فون کرنے کا تھا، لیکن سیول نے اپنے فلیٹ چلنے کی دعوت دی جو ۲۹ اسٹریٹ میں تھا۔ قریب ہی اس کی کار پارک تھی؛ چنانچہ ہم اس میں سوار ہو کر تھوڑی دیر میں فلیٹ پہنچ گئے۔ وہاں میں نے سب سے پہلے وُلف کو فون کیا اور مختصراً کاغذ کا پُرزہ ملنے کی کہانی سُنائی، جس پر آرلے کا نام اور پتہ تحریر تھا۔ میں نے مزید کہا کہ اب ہم فریڈ کو یہاں بُلوا رہے ہیں اور پھر تینوں مِل کر آئندہ اقدام کے بارے میں فیصلہ کریں گے۔ "کیا آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟" میں نے پُوچھا، لیکن اس نے فون بند کر دیا۔

فریڈ کے آنے پر ہم سر جوڑ کر بیٹھے اور آرلے سے نپٹنے کا منصوبہ تیار کرنے لگے۔ آخر اس کی آمد سے تھوڑی دیر قبل ہم ایک متفقہ فیصلے پر پہنچ گئے۔ جونہی آرلے کمرے میں داخل ہوا، ہم تینوں بیک وقت اس پر ٹوٹ پڑے۔ سیول نے پیچھے سے اس کی گردن دبوچ لی، میں نے اس کا دایاں بازو اور فریڈ نے بایاں بازو جکڑ لیا۔ وہ چند سیکنڈ ہاتھ پاؤں مارتا رہا اور پھر بے بس ہو گیا۔ ہم سب خاموش تھے۔ سیول نے آرلے کی تلاشی لی۔ اس کے اوورکوٹ کے بٹن کھُلے ہوئے تھے۔ توقع کے مطابق اس کے بائیں بازو کے نیچے سے گن مِل گئی۔ سیول نے نکال کر صوفے پر پھینک دی۔ پھر کوٹ کی اندرونی جیب میں سے ایک ایسی چیز برآمد ہوئی جس کا ہمیں وہم و گمان بھی نہ تھا، کیونکہ آرلے سگریٹ نہیں پیتا تھا۔ یہ ایلومینیم کی سگار ٹیوب، ڈان پیڈرو تھی۔

"خدا کی پناہ!" فریڈ کے مُنہ سے بے ساختہ نکل گیا۔

سیول نے ٹیوب کا اچھی طرح جائزہ لیا اور جب یقین ہو گیا کہ اس کی ٹوپی اپنی جگہ مضبوطی سے جمی ہوئی ہے تو اس کو اپنی جیب میں ڈال لیا۔ تلاشی لینے کے بعد ہم نے آرلے کو چھوڑ دیا۔ وہ فوراً باہر نکلنے کے لیے دروازے کی طرف لپکا، لیکن سیول نے دروازہ پہلے ہی بند کر دیا تھا۔ میں نے آرلے سے دبنگ آواز میں کہا: "آرلے تمہیں سب خبر ہے ورنہ تمہاری جیب میں سے یہ شے برآمد نہ ہوتی۔ کیا تمہارا ارادہ ہمیں مارنے کا تھا؟"

آرلے نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اطمینان سے بیٹھو آرلے، یہ سارا معاملہ بہت دلچسپ ہے۔" ول نے کہا۔

"کونسا معاملہ ہے؟" آرلے کے لب پہلی بار وا ہوئے۔ "میرا تم سے اُلجھنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ میں گھر جانا چاہتا ہوں۔"

"نہیں، تم نہیں جا سکتے۔" فریڈ نے کہا اور پھر وہ سیول کی طرف مڑا۔

"خدا کی پناہ، تمہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ آرہا ہے اور اس کی جیب میں بم بھی ہوگا۔" سیول جواب دینے کے بجائے گن اٹھا کر دیکھنے لگا۔ یہ اعشاریہ ۴۸ کی ایس اینڈ ڈبلیو گن تھی جو کئی برس سے آرلے کے پاس تھی۔ اس نے گن اوورکوٹ کی جیب میں اُڑس لی۔

"آخر ہم نے کھوج لگا ہی لیا۔ ہمیں پہلے دن سے تم پر شبہ تھا لیکن تم نے ایک سراغرساں کی کھال اوڑھ رکھی تھی اور ہم منتظر تھے کہ کاغذ کی وہ سلپ ہاتھ آئے، تو تم پر ہاتھ ڈالیں ـــــ اور ہم نے وہ سلپ ڈھونڈ نکالی۔"

"لیکن تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ تینوں قتل میں نے ہی کیے ہیں؟ کاغذ کے پُرزے پر کوئی بھی شخص کسی کا نام لکھ سکتا ہے۔"

"اونہہ، ثبوت!" میں نے دانت پیستے ہوئے کہا "ہمارے پاس ناقابلِ تردید ثبوت ہیں۔ ثبوت جو تمہیں برقی کرسی پر بٹھا سکتے ہیں۔ مسٹر باسٹ کے جسم سے برآمد ہونے والی گولی پولیس کے پاس موجود ہے اور جس گن سے یہ گولی نکلی تھی وہ سیول کی جیب میں ہے اور پیری... جس سگار ٹیوب کے دھماکے سے ہلاک ہوا، اس ٹیوب کے ٹکڑے پولیس کے پاس محفوظ ہیں۔ ٹکڑے جن پر لکھے ہوئے حروف اس سگار ٹیوب کی نشاندہی کرتے ہیں جو تمہاری جیب میں سے ابھی ابھی برآمد کی گئی ہے۔"

"یہ سب کچھ مجھے اپنے دفاع میں کرنا پڑا۔" آرلے نے کہا "باسٹ مجھے بلیک میل کر رہا تھا۔"

"بلیک میل؟"

"ہاں بلیک میل اور یہ سب کچھ مسز باسٹ کی وجہ سے ہوا۔"

"خوب، گویا وہ جناب کی ذاتِ شریف ہی تھی جس نے ایک گھرانے میں شکوک و شبہات اور حسد و رقابت کے بیج بو دیے تھے۔ مسٹر باسٹ تمہیں بلیک میل کر رہے تھے، یا تم انہیں اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے تھے؟"

آرلے چپ چاپ ٹک ٹک میرا منہ تک رہا تھا۔

"مسٹر باسٹ تو تمہیں بلیک میل کر رہے تھے، پیری کا کیا قصور تھا؟"

"بلاشبہ اسی بات نے اس کی موت کو دعوت دی۔ جب اُسے باپ کے قتل کی خبر ملی، تو سلپ کی وجہ سے اس کا ذہن میری طرف منتقل ہو گیا۔ میں نے اس سلپ کے عوض اسے ایک سو ڈالر دے دیے، لیکن یہ میری فاش غلطی تھی۔ اس نے سوچا ایک اچھی چیز ہاتھ آگئی ہے۔ دو دن بعد وہ پھر میرے ہاں آدھمکا اور ایک ہزار ڈالر کا مطالبہ داغ دیا۔ اس کا کہنا تھا یہ اُس کا آخری مطالبہ ہے، پھر وہ کچھ نہیں مانگے گا۔ مگر آرچی! تم ان بلیک میلرز کی فطرت سے واقف ہو۔ ایک بار تم نے خود کہا تھا کہ بلیک میل کرنے والوں کی سزا یہ ہے کہ انہیں گولی مار دی جائے۔"

"لیکن تم نے صرف مسٹر باسٹ کو گولی نہیں ماری، بلکہ اگلے دن تم امریکن ریسٹورنٹ گئے اور وہاں کسی طریقے سے پیری کے کوٹ کی جیب میں سگار بم رکھ دیا۔"

"ہاں گولی ہو یا بم، سزا تو ایک ہی ہے ـــــ موت!"

"مگر پیری کی بیٹی کس جرم میں قتل کی سزا وار ٹھہری؟ پولیس نے اس کے جسم میں سے گولی برآمد کر لی ہے اور وہ بھی تمہاری گن ہی سے چلی ہے۔"

"باپ کے بعد بیٹی نے بھی یہی پیشہ اختیار کر لیا تھا، چنانچہ اُسے بھی ٹھکانے لگانا پڑا۔"

"اور تمہارے پاس ایک سگار بم بچ رہا تھا جس سے ہمارا قصہ چکانا چاہتے تھے کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ مجھے قتل کر کے تم اپنے کھوج کا آخری نشان بھی مٹا دیتے ـــــ لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صیاد کی ضرورت سے زیادہ ذہانت اور ہوشیاری اس کے گلے کا پھندا بن جاتی ہے۔"

"وہ مجھے تباہ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔"

"ہاں پہلے باسٹ تمہیں تباہ کرنا چاہتا تھا، پھر پیری اور اس کے بعد اس کی بیٹی اور وہ تمہارے ہاتھوں تباہ ہو گئے اور اب تمہاری تباہی ہمارے ہاتھ سے مقدر ہو چکی ہے۔" ــ

○ غصے کا آغاز دیوانگی اور انجام ندامت ہے (ابنِ بابویہ)

○ دشمن کا مشورہ ماننا خطا ہے، مگر سننا روا ہے۔ (سعدی)